https://ataunnabi.blogspot.com/

تائیدِ اہلِ سنت

اعنی

حضرت امامِ ربّانی مجدّد و منوّر الفِ ثانی سرہندی قدس سرہ

مرتّبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں
ایم اے۔ ایل ایل بی۔ پی ایچ ڈی۔ ڈی لٹ
صدر شعبۂ اردو۔ سندھ یونی ورسٹی۔ حیدر آباد

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست
حسين حلمي بن سعيد استانبولي

IŞIK KİTÂBEVİ
Dârüşşefeka Cad. No: 72
P.K. 35, Fâtih - İstanbul
Telefon : 21 82 27

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

59792

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تائیدِ اہلِ سنت

یعنی

حضرت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی سرہندی قدس سرہ

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں
ایم اے۔ ایل ایل بی۔ پی ایچ ڈی۔ ڈی لٹ
صدر شعبۂ اردو۔ سندھ یونی ورسٹی۔ حیدرآباد

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست
حسين حلمي بن سعيد استانبولي

يطلب من المكتبة ايشيق بشارع دار الشفقة بفاتح ٧٢
استانبول - تركيه

١٣٩٧ هجرى ١٩٧٧ ميلادى

Işık Bookstore presents this gift to your noble person

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حسرتا که این چرخ ناهموار ودون ❊ نیزه زد قلب ما پرگشت زخون
موت عالِم موت عالَم شد یقین ❊ عاقلانرا این نشان از یوم دین
می نزد گر خون بگرید آسمان ❊ بر وفات قطب عالم جاودان
از وفاتش لرزه آمد بر زمین ❊ چون بماند سالم این قلب حزین
مرشد ما بست برخود این نقاب ❊ نیست ممکن دیدنش الّا بخواب
از که جویم بعد از وارشاد خویش ❊ از که خواهم درد را درمان خویش
أهل ایمان از وفاتش در ألم ❊ کوییا ازا بربارد درد وغم
فرقتا وافرقتا گشتم جدا ❊ ازحبیب خویش ومحبوب خدا
عقل کل بود او ندانستم چنان ❊ حیرت اندر حیرتم من هر زمان
مرشدی فاضل بنزدی ما چنین ❊ ما بغفلت رفته بودیم آه ازین
مستفید از وی نگشتم رفت او ❊ تازه شد هجرت شهادت شد دوتو
گر بگریم تاقیامت سود نیست ❊ زانکه او باری دگر آینده نیست
ای حلمیّ قطمیر آیس مشو ❊ مشفق است او در پیش دائم برو
در هزار سیصد وبیست ودو بود ❊ دعوتش میکرد خلاق ودود
ساعتی هفتم که هجرت روغود ❊ پنج شنبه بیست ونه ذی القعده بود
ارجعی أمر الهی گوش کرد ❊ ترك این دار ودیار وهوش کرد
سید عالی مقام عبد الحکیم ❊ درجوار قرب یزدان شد مقیم
جنة المأوی مقامش شد یقین ❊ ماند محروم از وصالش مؤمنین
خاك باغلوم آن وجود پاکرا ❊ چون صدف شد تهنیت آن خاکرا
داغ بر دلها نهاد آن روح پاك ❊ دوستانش ماند درحسرت هلاك
این چنین حزن وألم دائم بود ❊ تاکه جان اندر قفس قائم بود
من چه گویم حال آن عالی همام ❊ گشت او منظور پیران کرام
گوی باغلوم شد مرادار النعیم ❊ هست در وی سیدم عبد الحکیم

سید عبد الحکیم بن مصطفی آرواسی در ترکیه در شهر آنقره وفات یافت در قریهٔ باغلوم مدفون است « قدس الله سره الاقدس »

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ العزیز سنہ ۹۷۱ھ تا ۱۰۳۴ھ کا یہ رسالہ عرصہ سے نایاب ہے، پہلے نولکشور کے مطبوعہ نسخہ مکتوبات شریف کے آخر میں یہ شامل تھا لیکن اب وہ بھی دستیاب نہیں۔

مولانا محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ کی زبدۃ المقامات (طبع لکھنؤ ۱۳۰۲ھ ص ۱۳۱) سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ اُس وقت لکھا گیا جبکہ "ارباب تشیع دران بلاد در غایت حشمت وجاہ بودند وبہ سلطان (اکبر) تقرب تمام داشتند وسلطان نیز بہ دین و ارباب دین درنہایت عداوت بود ولیکن از جوش غیرت اسلام کہ حضرت ایشاں را حضرت حق سبحانہ عطا فرمودہ بود ملاحظہ این وآں در خاطر شان خطور نمی بود۔"

حضرت امام ربانی قدس سرہٗ نے بھی اس رسالہ کے شروع میں لکھا ہے کہ شیعوں نے محاصرۂ مشہد کے وقت علمائے ماوراء النہر کے رسالے کے جواب میں جو رسالہ لکھا تھا وہ مجھے ملا ہے اور اسکے جواب میں لکھ رہا ہوں۔ محاصرۂ مشہد دسبر فاک عبد المومن خاں ابن عبد اللہ خاں ازبک، والیٔ توران (م ۱۰۰۶ھ) نے ۱۰۰۱ھ میں سر کیا تھا اس لیے خیال ہے کہ حضرت قدس سرہٗ نے یہ جوابی رسالہ اسی سال کے قریب لکھا ہوگا، اس رسالہ کے بعض مضامین مکتوبات شریف (دفتر اول) کے مکتوبات نمبر ۸۰ – ۲۰۲ میں بھی ملتے ہیں۔ رسالہ کا نام اکثر کتابوں میں ردِّ مذہب شیعہ آتا ہے لیکن چونکہ حضرت قدس سرہٗ کی اکثر کتابوں کے نام تاریخی ہیں اس لیئے راقم الحروف نے اس رسالہ کا نام بھی تاریخی بنادیا ہے۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔ والسلام

احقر، غلام مصطفٰے خان، یکم رجب المرجب ۱۳۸۴ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ در کوائف شیعہ

الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ
کما یحب ربنا ویرضی والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد
اکرم البشر المبعوث الی الاسود والاحمر کما یناسب لعلو
شانہ ویحری وعلی الخلفاء الراشدین المھدیین و
ذریتہ واھل بیتہ الطیبین الطاھرین وسائر الصحابۃ
المرضیین کما یلیق بمراتبھم العظمیٰ ودرجاتھم العلیا۔

امّا بعد می گوید بندہ کہ محتاج رست برحمت خداوند واحد صمد
خادم علماء اہل سنت وجماعت احمد بن عبد الاحد العمری الفاروقی نسباً
کہ چوں درین ایام رسالہ کہ شیعہ در وقت محاصرۂ مشہد بعلماء
ماوراء النہر نوشتہ بودند در جواب رسالہ آنہا در باب تکفیر شیعہ واباحہ
قتل واموال آنہا مر مسلمانان را بود باین حقیر قلیل البضاعہ رسید کہ
حاصلش بعد طی مقدمات ابلہ فریب تکفیر خلفاء ثلثہ است وذم وتشنیع
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وبعضی از طلبہ شیعہ کہ متردد در
این حدود بودند باین مقدمات افتخار ومباہات می نمودند ودر مجالس امراء
وسلاطین آن مغالطات را شہرت وایں حقیر ہر چند در مجالس ومعارک
مشافہۃ بمقدمات معقول ومنقولہ رد آنہا میکرد وبہ غلطہائے صریحہ ایشاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ ہی کے لیئے ہے بیحد تعریف پاک برکت والی برکت اثر اور اس کی مشا و مرضی کے موافق اور درود و سلام ہمارے سردار محمدؐ پر جو بزرگ ترین انسان ہیں اور تمام انسانوں کی طرف بلاتمیز رنگ و روپ بھیجے گئے ہیں اور درود ایسی جو آپکی شان والا کے مناسب اور موزوں ہو اسی طرح حضرات خلفائے راشدین مہدیین پر اور آپکی پاک اولاد اور باقی صحابہ کرام پر ان کے بلند بلند مراتب و درجات کیمطابق۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے خدا کی رحمت کا محتاج و امیدوار علمائے اہل سنت و جماعت کا خادم احمد بن عبد الاحد العمری الفاروقی بروئے نسب کہتا ہے کہ انہیں ایام میں میرے ہاتھ ایک رسالہ لگا جو شیعوں نے بوقت محاصرہ مشہد علمائے ماوراء النہر کے نام لکھا تھا اور یہ دراصل اس رسالہ کا جواب تھا جو علمائے موصوفین نے اس سے پہلے تحریر کیا تھا جس میں انھوں نے شیعہ کو کافر ٹھہرا کر ان کے قتل اور ان کے مال کی لوٹ کو مسلمانوں کے لیے جائز قرار دیا تھا۔

اس رسالہ شیعہ میں محض بیوقوفوں کو چکر دینے کے لیے چند لچر مقدمات مقرر کیے ہیں پھر پورے رسالہ کی کل کائنات یہ ہے کہ حضرات خلفائے ثلثہ کو کافر ٹھیرایا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر زبان ذم و تشنیع کھولی ہے چنانچہ ادھر کے بعض شیعہ طلباء ان پوچ مقدمات پر فخر و مباہات کرتے اور امراء و سلاطین کی مجلسوں میں ان مغالطوں کو شہرت دیتے تھے۔ گو میں عام مجلسوں میں اور مختلف بحثوں میں عقلی اور نقلی مقدمات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

را اطلاع میداد اما از روی حمیت اسلام و بموجب حدیث نبوی علی مصدرہ الصلوٰۃ والسلام کہ فرمودہ:

اذا ظہرت الفتن او البدع وسبت اصحابی فلیظہر العالم علمہ ومن لم یفعل ذٰلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ لہ صرفا ولا عدلا۔

باین قدر رد و الزام کفایت نمی کرد و شورش سینۂ بی کینہ تسلی نیافت و بخاطر فاتر قرار یافت کہ اظہار مقاصد ایشان تا در زمانیکہ در قید کتابت نہ در آید و در حیز تحریر فائدہ تام و نفع عام نہ بخشد. فشرعت مستعینا باللہ الصمد الودود و ہو نعم المعین علی الیشین لما ہو المولی والمعین وبہ التوفیق ومن عندہ التحقیق۔ اعلموا احسن اللہ ارشادکم کہ شیعہ امام حق بعد حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی را میدانند کہ امامت از وو از اولاد او بیرون نمیرود و ان خرجت فاما بظلم تکون من غیرہم او بتقیۃ منہ او من اولادہ و ایشان باکثر طرق و تعدد اصناف بیست و دو فرقہ اند و بعضی از ایشان تکفیر بعض دیگر میکنند و اظہار قبائح و شنائع آنہا می نمایند وکفی اللہ المؤمنین القتال بقتالہم۔ و ما پیش از شروع در مقصود چند گروہ ایشانرا بیان کنیم و بر حقیقت مقاصد ایشان اطلاع دہیم تا حقیقت مذہب ایشان بروجہ اتم معلوم شود و حق از باطل ممتاز گردد۔ پس گوییم کہ رئیس اقدم ایشان عبداللہ بن سبا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی رو سے زبانی ان تمام لغویات کی تردید کرتا اور سب کو ان کج فہمیوں کی جہالت اور کملی غلطیوں پر آگاہ کرتا مگر جمیعت اسلام کا پاس کرتے ہوئے تردید و الزام کی صرف اس قدر کوشش ناکافی نظر آئی تھی اور بے کینہ سینوں کی بے چینی کے لیے یہ تسلی و تشفی کا کافی سرمایہ بہم نہ پہنچا سکتی تھی۔ پھر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی پیش نظر تھی کہ آپ نے فرمایا:

"جب فتنوں اور بدعتوں کا دنیا میں ظہور ہو اور میرے اصحاب پر سب وشتم ہونے لگے تو ہر عالم کو چاہیئے کہ وہ (اس دینی مکدر فضا کے دفعیہ کے لیے) اپنے علم کا ہتھیار کام میں لائے اور جس نے ایسا نہیں کیا اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو گی اور اس کی توبہ اس کا فدیہ اور اس کے فرائض و نوافل درجہ قبولیت کو نہیں پہنچیں گے۔

یہ ساری باتیں خیال میں آتے ہی میرے دل نے یہ فیصلہ کیا کہ جب تک شیعوں کے اغراض و مقاصد کو تحریر و کتابت میں ظاہر نہ کیا جائے پورے پورے فائدے اور عام نفع کی صورت متصور نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ میں نے تحریر کا سلسلہ چھیڑا اور اس اہم کام میں اللہ ہی سے مدد کا خواستگار رہا کیوں کہ وہ بے پروا ذات ہے اپنے بندوں کا خیر خواہ و دوست ہے، ان کو ذلت و رسوائی سے بچاتا ہے۔ سچا آقا ہے، عنایت و توفیق بھی اسی کے ہاتھ ہے، اور تحقیق ہر امر کی اسی کے پاس ہے۔

اللہ آپ کو ہدایت دے یوں سمجھیے کہ شیعہ حضرت پیغمبر علیہ السلام کے بعد امام حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جانتے ہیں اور اس عقیدے کے پیرو ہیں کہ امامت ان میں اور ان کی اولاد میں سے باہر نہیں جاتی اور اگر جاتی ہے تو محض ظلم و تعدی سے جب غیر لوگ اس ظلم سے اپنا ہاتھ رنگتے ہیں یا اس صورت سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت امیر او را بجانب مدائن اخراج کردہ بود وہم او گفتہ کہ ابن ملجم علی را نکشتہ بلکہ شیطان را کہ بصورت او متمثل شدہ بود کشتہ است وعلی در سحاب است رعد آواز او است وبرق تازیانہ اوست وتابعان عبد اللہ در سماع آواز رعد میگویند کہ علیک السلام یا امیر المومنین وطائفہ کاملیہ از ایشان کہ اصحاب ابو کامل اند بتکفیر اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم می کنند بترک بیعت علی وتکفیر علی می کنند بترک طلب حق خود وبتناسخ قائلند۔ وطائفہ بیانیہ کہ اصحاب بیان بن سماع اند میگویند کہ خدا بصورت انسان است واو بتمام ہلاک می شود مگر وجہش وروح خدا در علی حلول کرد بعد ازاں در پسر او محمد بن حنفیہ بعد ازاں در پسر او ہاشم بعد ازاں در بیان وطائفہ مغیرہ کہ اصحاب مغیرہ بن سعید عجلی اند میگویند کہ خدا بصورت مرد نورانی است کہ بر سر او تاجی است از نور ودل او منبع حکمت است وطائفہ جناحیہ اصحاب عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر ذی الجناحین بتناسخ ارواح قائل گشتند ومی گویند کہ روح خدا اول در آدم حلول کرد بعد ازاں در شیث وہمچنیں در انبیا وائمہ تا آنکہ بعلی واولاد او منتہی شد بعد ازاں در عبد اللہ حلول کرد وایں گروہ منکر قیامت اند ومحرمات را حلال می دانند کالخمر والمیتہ والزنا وغیرہا وطائفہ منصوریہ اصحاب ابی منصور عجلی کہ در خدمت امام محمد باقر بودہ فلما تبرا منہ الامام وطردہ ادعی الامامۃ لنفسہ میگویند کہ ابو منصور بہ آسمان رفتہ بود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا آپکی اولاد تقیہ سے کام لے، شیعوں کے چند در چند اقسام و اصناف کو اگر سمیٹا جائے تو ان کے فرقوں کی تعداد بائیس کے قریب ٹھہرتی ہے، یہ ایک دوسرے پر کفر کا الزام لگاتے ہیں اور ان کے بدنتائج اور بدکرداریوں کو طشت ازبام کرتے ہیں۔ سچ ہے اللہ تعالٰی نے ان میں خود جنگ و قتال کی وبا پھیلا کر مسلمانوں کو ایسے ساتھ لڑائی بھڑائی سے سبکدوش فرمایا۔ اب ہم اصل مقصود سے پہلے ان کے چند فرقوں کا بیان تحریر میں لاکر ان کے اصل مقاصد سے آگاہ کرتے ہیں تاکہ ان کے مذہب کی حقیقت پوری ذہن نشین ہوجائے اور حق باطل سے بالکل ممتاز ہوکر سامنے آجائے ان شیعوں کا سرغنہ اور گروگھنٹال عبداللہ بن سبا تھا جس کو حضرت علیؓ نے مدائن کی طرف نکال دیا تھا، چنانچہ یہ عقائد اسی کے دماغ کی ایجاد ہیں کہ ابن ملجم نے حضرت علیؓ کو قتل نہیں کیا بلکہ شیطان کو جو آپکی شکل اور روپ میں نمودار ہوا تھا۔ آپ ابر میں روپوش ہیں رعد آپکی آواز ہے اور بجلی آپکا کوڑا اور راسی عبداللہ کے متبعین جب گرج کی آواز سنتے ہیں تو کہتے ہیں، علیك السلام یا امیر المومنین۔

فرقہ کاملیہ کے افراد یعنی اصحاب ابو کامل حضرت پیغمبر علیہ السلام کے اصحاب کو کافر کہتے ہیں اور حضرت علیؓ کو بھی کافر ٹھہراتے ہیں، اصحاب کو اس لیے کہ انھوں نے حضرت علیؓ سے بیعت نہیں کی اور خود حضرت علیؓ کو اس وجہ سے کہ انھوں نے حق طلبی نہیں کی یہ تناسخ اور آواگون کے قایل ہیں۔ بیانیہ فرقہ کے لوگ اصحاب بیان بن سمعان کہتے ہیں کہ خدا انسانی شکل رکھتا ہے وہ تمام ہلاک ہوجائے گا، مگر اس کی ذات خدا کی روح نے حضرت علیؓ میں حلول کیا ان کے بعد ان کے صاحبزادہ محمد بن حنفیہ میں ان کے بعد ان کے صاحبزادہ ہاشم میں۔ ان کے بعد بیان میں فرقہ مغیریہ کے لوگ جو اصحاب مغیرہ بن سعید عجلی ہیں کہتے ہیں کہ خدا ایک نورانی آدمی کی شکل رکھتا ہے اس کے سر پر نور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وحضرت سبحانہ بید خود بر سر او مسح کرد و فرمود یا نبی اذہب فبلغ منی بعد ازاں بر زمین فرود آمد وھو الکسف المذکور فی قول تعالےٰ وان یروا کسفا من السماء ساقطا یقولوا سحاب مرکوم و ہم ایشان میگویند کہ رسالت منقطع نمی شود و جنت عبارت است از امام کہ ما بہ محبت آن ماموریم و نار کنایہ است از ان شخصی کہ ما ببغض او مکلفیم ہمچو ابی بکرؓ و عمرؓ و ہمچنیں فرائض عبارتست ازاں جماعت کہ مارا بہ محبت آنہا امر فرمودہ اند و محرمات آن طائفہ کہ مارا ببغض آنہا حکم کردہ و طائفہ خطابیہ اصحاب ابی خطاب اسدی کہ در خدمت امام محمد جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودہ است وامام چوں غلو او را در حق خود معلوم کرد از و بیزار گشت واز صحبت خود برآورد ثم بعد ذٰلک ادعی الامامۃ لنفسہ میگویند کہ ہمہ ائمہ ابناء اند و حسنات ابنیاء اللہ جعفر صادق آلہ است اما ابو الخطاب ازو وازعلی افضل است و ہولاء یستحلون شہادۃ الزور بلوافقہم علی مخالفہم و نیز می گویند کہ جنت نعیم دنیا است و نار آلام آنست و دنیا ہرگز فانی نخواہد شد و محرمات و ترک فرائض را مباح میدانند و طائفہ غرابیہ از ایشان میگویند محمد بہ علی مشابہہ تر بود از مشابہت غراب بغراب و مگس بمگس وحضرت حق سبحانہ تعالیٰ وحی بجانب علی رضی اللہ عنہ فرستادہ بود جبرئیل از کمال مشابہت غلط کردہ وحی را بمحمد صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم رسانیدہ و شاعر ایشان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا تاج ہے دل ان کا حکمت کا سرچشمہ ہے اصحاب عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر ذوی الجناحین یعنی فرقہ جناحیہ کے لوگ بھی تناسخ کے قائل ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ خدا کی روح نے پہلے حضرت آدمؑ میں حلول کیا پھر حضرت شیثؑ میں پھر اسی طرح حضرات انبیاء و ائمہ کے قالبوں میں سرائیت کرتی چلی آئی یہاں تک کہ آخر میں اس نے حضرت علیؓ اور آپ کی اولاد میں حلول کیا، اس کے بعد عبداللہ کے قالب میں روح خدا نے جگہ لی یہ قیامت کو نہیں مانتے، ممنوعات شریعت مثلاً شراب مردار زنا وغیرہ کو حلال جانتے ہیں۔ فرقہ منصوریہ کے لوگ ابو منصور عجلی کے پیرو ہیں۔ یہ حضرت امام محمد باقرؓ کی خدمت میں تھا جب حضرت امام نے اس سے بیزاری ظاہر کی اور اس کو اپنے پاس سے نکال باہر کیا تو یہ خود مدعی امامت بن بیٹھا۔ اس فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ ابو منصور آسمان پر گیا تھا اور حق سبحانہٗ نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا اور کہا کہ اے بیٹے جا اور ہمارا پیغام پہنچا اس کے بعد وہ زمین پر اترا چنانچہ اسی کو اس آیت میں "کسف" سے تعبیر کیا گیا ہے "اور اگر دیکھتے ہیں ایک ٹکڑا آسمان سے گرتا ہوا تو کہتے ہیں بادل ہے تہ بتہ" ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ رسالت کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا اور جنت امام سے عبارت ہے جس کے ساتھ محبت کا رشتہ رکھنے پر ہم مامور ہیں اور دوزخ سے اس شخص کی طرف اشارہ جس کے ساتھ دشمنی رکھنے کا ہم کو حکم ہے جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ اسی طرح کہتے ہیں کہ فرائض سے وہ لوگ مراد ہیں جن کے ساتھ محبت رکھنے کا ہم کو حکم ہے اور محرمات سے وہ لوگ مقصود ہیں جن کے ساتھ دشمنی رکھنے کا ہم کو امر کیا گیا ہے۔ فرقہ خطابیہ کے لوگ ابی خطاب اسدی کے اصحاب ہیں یہ حضرت امام محمد جعفر صادقؓ کی خدمت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میگویدع غلط الامین فجازہا عن حیدر، و ایشان حضرت جبرئیل علیہ السلام را لعن میکنند وطائفہ ذمیہ کہ ذم محمد صلے اللہ علیہ وسلم می کنند و میگویند علیؓ الہ است محمد صلے اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم را مبعوث ساختہ است کہ مردم را بسوئے او دعوت کند محمد علیہ السلام بسوئے خود دعوت کرد وبعضی از ذمیہ محمد را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الہ میدانند جمعی ازایشاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم را در احکام الوہیت مقدم میدانند جمعی دیگر علی رضی اللہ عنہ را و گروہی ازایشاں قائل اند کہ اصحاب عبا باشند محمد علیہ السلام و علیؓ و فاطمہ وحسن وحسین رضی اللہ عنہم میگویند کہ ایں ہر پنج شئی واحد اند و روح در اینہا علی السویہ حلول کردہ است و ہیچ یکی را بر دیگری مزیت وفضیلت نیست وایشان فاطمہ بتاء تانیث نمی گویند تحاشیا ن وصمۃ التانیث وطائفہ یونسیہ یونس بن عبدالرحمٰن قمی می گویند خدا بر عرش است و ہرچند ملائکہ اورا برداشتہ اند اما او از ملائکہ قوی است مثل کلنگ کہ بزور دو پا میگردد و از ہر دو پائے خود کلاں و بقوت تر است وطائفہ مفوضہ ازایشاں میگویند کہ خدائے تعالیٰ دنیا را خلق کرد و بمحمد علیہ السلام تفویض نمود و مباح ساخت اورا ہرچیزیکہ در دنیا است وبعضی ازایشاں میگویند کہ دنیا را بعلی تفویض نمودہ وطائفہ اسمٰعیلیہ بباطن قرآن قائلند نہ بظاہر و میگویند نسبت باطن بظاہر ہمچو نسبت لب است بقشر و یکی کہ تمسک بظاہر آن میکند بعذاب ومشقت کہ امتثال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں رہتا تھا حضرت امام نے جب معلوم کیا کہ یہ ان کی ذات کے بارے میں مبالغہ سے کام لیتا ہے تو آپ اس سے بیزار ہو گئے اور اپنی صحبت سے اس کو باہر کیا تب اس نے خود اپنی امامت کا نعرہ لگایا یہ کہتے ہیں کہ تمام ائمہ خدا تعالےٰ کے بیٹے ہیں اور ان کی خوبیوں کا ذریعہ حضرت جعفر صادق ہیں لیکن ابو الخطاب اُن سے اور حضرت علیؓ سے افضل ہے یہ لوگ جھوٹی گواہی کو روا رکھتے ہیں جبکہ مخالفین کے مقابلہ میں اس کی ضرورت پیش آئے ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ دنیا کی نعمتوں کا نام جنت ہے اور اس کی تکلیفوں کا نام دوزخ اور دنیا فنا کا منہ ہرگز نہیں دیکھے گی یہ محرمات پر عمل اور ترک فرائض کو جائز رکھتے ہیں ان میں غرابیہ فرقہ والے کہتے ہیں کہ ایک کوے کو کوے سے مکھی کو مکھی سے جس قدر مشابہت ہوتی ہے حضور اکرمؐ کو حضرت علیؓ سے اس سے بھی زائد مشابہت تھی۔ حق سبحانہٗ نے وحی دراصل حضرت علیؓ کو بھیجی تھی مگر حضرت جبرئیلؑ انتہائی مشابہت کی وجہ سے دھوکا کھا گئے۔ اور وحی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ ان کا ایک شاعر کہتا ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے غلطی کی کہ حضرت علیؓ کو چھوڑ کر وحی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دی یہ حضرت جبرئیلؑ پر لعنت بھیجتے ہیں۔ فرقہ ذمیہ کے لوگ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی برائی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علیؓ خدا ہیں انھوں نے محمدؐ کو اپنی طرف دعوت دینے کے لیے لوگوں کے پاس بھیجا تھا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی ذات کی طرف لوگوں دعوت دی۔ بعض ذمیہ محمدؐ کو خدا مانتے ہیں پھر ان میں بھی دو فریق ہیں بعض حضرت علیؓ کو بھی خدا مانکر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو خدائی میں افضل جانتے ہیں اور بعض علیؓ کو برتر خیال کرتے ہیں۔ ان میں کا ایک گروہ اصحاب عبا اس کا قائل ہے کہ محمدؐ علی، فاطمہ حسنؓ و حسینؓ یہ پانچ بزرگ درحقیقت شخص واحد ہیں ایک ہی روح سب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

او امر و اجتناب از نواہی است گرفتار اوست باطن آن ترک عمل ظاہر آن میرساند ودریں مطلب بآیۂ کریمہ تمسک میکنند قال عز وجل نضرب بینهم بسور له باب باطنه فیه الرحمة و ظاهره من قبله العذاب وایشان محرمات را مباح میدانند ومیگویند پیغمبرانیکہ بشرائع ناطق اند ہفت اند آدم و نوح و ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ و محمد علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ ومحمد مہدی را از رسل میگویند واصل دعوات ایشاں با بطال شرائع ودر احکام شریعت تشکیکات میکنند چنانکہ می گویند حائض راچرا روزہ قضا گفتند نہ نماز و وجوب غسل از منی چرا شد نہ از بول و در بعضی از نماز با چہار رکعت چرا فرض شد و در بعضی دیگر سہ رکعت و در بعضی دو رکعت چرا فرض گشت وشرائع را تا ویلات میکنند وضو را عبارت از موالات امام می دانند ونماز راکنایہ از رسول باین آیت تمسک میکنند. وان الصلوٰة تنهى عن الفحشاء والمنكر واحتلام را عبارت از افشای اسرار بسوئے نااہل میدانند وغسل تجدید وعد است وزکوۃ تزکیہ نفس بمعرفت دین خیال کردہ اند وکعبہ نبی است و باب علی وصفا محمد علیہ السلام ومروہ علیؓ و طواف ہفتگانہ عبارت از موالات ائمہ سبعہ میدانند وجنت راحت ابدان است از تکالیف ونار مشقت ابدان است بمزاولت تکالیف و ز امثال ایں قسم خرافات بسیار دارند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں یکساں حلول کیے ہوئے ہے کسی کو کسی پر فوقیت و برتری نہیں یہ لوگ
اسم فاطمہ کو تانیث سے ادا نہیں کرتے تاکہ ان کی ذات تانیث کے
داغ سے محفوظ رہے۔ طائفہ یونسیہ یونس بن عبدالرحمٰن قمی کا پیرو ہے۔ یہ کہتے
ہیں کہ خدا عرش پر رونق افروز ہے گو فرشتے اس کو اٹھائے ہوئے ہیں
لیکن وہ فرشتوں سے قوی تر ہے مثل کلنگ کے کہ اپنے دونوں پاؤں
پر پھرتا ہے اور اپنے دونوں پاؤں سے بڑا اور قوی تر ہے ان میں سے
مفوضہ فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے دنیا پیدا فرما کر اس کو
حضرت محمدؐ کے سپرد کر دیا اور دنیا کی ہر چیز کو آپ کے لیے جائز اور
مباح قرار دیا ان میں سے بعض اس کے قائل ہیں کہ دنیا حضرت علیؓ
کے سپرد کی گئی اسمٰعیلیہ فرقہ کے لوگ قرآن کے باطن کو مانتے ہیں ظاہر کو
نہیں کہتے ہیں کہ باطن کی نسبت ظاہر کی طرف ایسی ہے جیسے گودے اور
مغز کی نسبت چھلکے کی طرف اور جو ظاہر قرآن کو حجت بتاتا ہے وہ اوامر
کی تعمیل اور نواہی سے اجتناب کے عذاب و مشقت میں اپنے کو گرفتار
رکھتا ہے۔ باطن قرآن ترک عمل ظاہر کا تقاضا کرتا ہے، یہ اپنے خیال پر اس
آیت کریمہ سے حجت لاتے ہیں۔ فرمایا عزوجل نے پس' لگا یا جاوے گا
ان کے درمیان کوٹ جس کے لیے دروازہ ہے اس کے اندر کی طرف
رحمت ہے اور باہر کی جانب عذاب۔ یہ حرام چیزوں کو حلال جانتے ہیں
ان کا قول ہے کہ حامل شریعت پیغمبر سات ہیں آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ،
عیسیٰ و محمد علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام اور حضرت محمد مہدی کو بھی
رسول جانتے ہیں۔ اصل دعوت ان کی یہ ہے کہ یہ شریعتوں کو باطل
کرتے ہیں ان کے احکام میں شبہے اور شکوک پیدا کرتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

و نیز میگویند که خدا نه موجود است نه معدوم نه عالم نه جاہل نه قادر نه عاجز و چوں حسن بن محمد صباح ظاہر شد تجدید دعوت کرد بہ نیابت خود از امام بزعم ایشان ہیچ زمانہ از امام خالی نیست و ایشان منع می کنند عوام را از خواص در علوم و خواص را از نظر در کتب متقدمہ تا بر قضائح و قبائح ایشان مطلع نگردند و چنگ در دامنہائی فلسفہ زدہ اند و بشرائع استہزا می کنند و طائفہ زیدیہ کہ منسوب بزید بن علی بن زین العابدین اند سہ گروہ اند یکے از ینہا مسمی الجارودیہ اند کہ بنص خفی بر امامت علیؓ قائلند و تکفیر اصحاب می کنند بسبب ترک مبایعت علیؓ بعد پیغمبر صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ دوم سلیمانیہ اند گویند امامت شوریٰ در میان خلائق و ابو بکرؓ و عمرؓ را امام میدانند اگرچہ از مردم خطا واقع شدہ کہ باوجود علیؓ بایشاں بیعت نمودند اما ایں خطا را بحد فسق نمی رسانند و عثمان و طلحہ و زبیر و عائشہؓ را تکفیر می کنند و سوم تبریہ اند کہ بسلیمانیہ موافق اند الا انہم توقفوا فی عثمانؓ و اکثر زیدیہ دریں زمانہ مقلد انند در اصول بمعتزلہ راجع اند و در فروع بمذہب امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سبحانہ مگر در چند مسئلہ و طائفہ امامیہ از ایشان نص جلی بر خلافت علی قائلند و تکفیر اصحابؓ میکنند و امامت امام جعفرؓ را باتفاق میرسانند و بعد ازان در امام منصوص اختلاف دارند و انچہ مشہور است و مختار جمہور ایشاں بریں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ عورت بحالت حیض روزہ کیوں قضا کرتی ہے اور نماز قضا کیوں نہیں کرتی منی سے غسل کیوں واجب ہوتا ہے اور پیشاب سے کیوں نہیں، بعض نمازوں میں چار بعض میں تین اور بعض میں دو رکعتیں فرض کیوں ہیں امور شریعہ میں تاویلات کرتے ہیں، امام کی دوستی کو وضو، اور رسول کی ذات کو نماز جانتے ہیں اور دلیل اس آیت سے لاتے ہیں۔ البتہ نماز بیحیائی اور نامعقول بات سے روکتی ہے۔ کہتے ہیں کہ نااہلوں کو واقف اسرار کرنا احتلام ہے اور تازہ وعدہ کرنا غسل ہے۔ دین کی معرفت سے نفس کو پاک کرنا زکوٰۃ ہے، نبی کعبہ ہیں اور دروازہ علی۔ محمدؐ صفا ہیں اور علیؓ مروہ، ساتوں ائمہ کے ساتھ موالات سات طواف ہیں، جنت بدن کے آرام اور تکلیف سے چھٹکارے کا نام ہے اور دوزخ ہمیشہ تکالیف سے بڑی کی مشقت سے عبارت ہے، غرض اور اسی قسم کی خرافات کے قائل ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا نہ موجود ہے نہ معدوم نہ عالم ہے نہ جاہل، نہ قادر ہے نہ عاجز ــــ جب حسن بن محمد صباح ظاہر ہوا تو اس نے دعوت کو زندہ کیا اور خود کو امام کا نائب ٹھہرایا کیونکہ ان کا گمان ہے کہ کوئی زمانہ امام سے خالی نہیں۔ یہ عوام کو۔ خواص کے علوم سے باز رکھتے ہیں اور خواص کو کتب متقدمین میں غور خوص سے تاکہ ان کے فضائح اور قبائح پر ان کو اطلاع نہ ہو، یہ فلسفہ کی روشنی میں چلتے ہیں اور شریعتوں پر مذاق اڑاتے ہیں۔ طائفہ زیدیہ جو زید بن علی بن زین العابدین کی طرف منسوب ہے۔ تین گروہوں میں بٹا ہوا ہے۔ ایک گروہ کا نام جارودیہ ہے یہ بنص خفی علیؓ کی امامت کے قائل ہیں صحابہ کو کافر ٹھہراتے ہیں کیونکہ انھوں نے بعد پیغمبر علیہ السلام حضرت علیؓ سے بیعت نہیں کی دوسرا فرقہ سلیمانیہ کہلاتا ہے۔ یہ امامت کا دارومدار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترتیب است کہ بعد امام جعفرؓ پسر او امام ابو موسیٰ کاظمؓ
است و بعد ازان امام علی بن موسیٰ الرضا و بعد او
محمد بن علی التقی و بعد او حسن بن علی الزکی و بعد او
محمد بن الحسن و ہو الامام المنتظر و اوائل ایشان از تمادی ایام
بعضی رجوع کردند و بعضی دیگر بجانب مشتبہ ھذا آخر
بیان فرقتھم الضالۃ والمضلۃ و چند گروہ دیگر ایشان
را ازاں ذکر نکردہ کہ در اصول و عقائد بطوائف مذکورہ موافقت
کردند در چند مسئلہ کہ اختلاف نیز دارند پوشیدہ نماند
ہر شخص کہ او درایہ و تمیز دارد و بر حقیقۃ مطالب ایشان
اطلاع یابد بی آنکہ رجوع بدلائل نماید حکم بفساد آنہا کند
چنداں مقاصد موہومہ مبینۃ الفساد و بداہۃ البطلان
اند و ایشان از کمال جہالت خود را باہل بیت پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم و ائمہ اثنا عشر نسبت میکنند
و بمتابعت و موالات آنہا ادعامی نمایند حاشا وکلا ثم
حاشا وکلا ایشان از محبت مفرط بیزار اند و بمتابعہ
قبول نمی دارند و محبت ایں بدکیشاں در رنگ محبت
نصاری است بحضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کہ از فرط
ضلالۃ اورا بخدائی می پرستیدند و او ازاں محبت بیزار بود
و یوید ما نقل عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال لی النبی
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فیک مثل من عیسیٰ البغضتہ الیھود
حتی بھتوا امہ و احبتہ النصاری حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شوریٰ پر رکھتے ہیں ابو بکرؓ و عمرؓ کو امام جانتے ہیں البتہ لوگوں کو خطاکار خیال کرتے ہیں کہ انھوں نے علیؓ کی موجودگی میں ان دو بزرگوں سے بیعت کی لیکن اس خطا کو فسق کی حد تک نہیں پہنچاتے۔ عثمانؓ طلحہؓ زبیرؓ اور عایشہؓ کو کافر کہتے ہیں۔ تیسرا فرقہ تبریہ کے نام سے مشہور ہے یہ فرقہ سلیمانیہ کے ساتھ متفق العقیدہ ہیں البتہ عثمانؓ کی امامت ماننے میں تامل کرتے ہیں آجکل اکثر زیدیہ اصول میں معتزلہ کے پیرو ہیں اور فروع میں امام ابو حنیفہ کے متبع۔ البتہ چند مسائل میں مختلف الخیال ہیں۔ ان میں سے امامیہ فرقہ کے لوگ نص جلی سے حضرت علیؓ کی خلافت کو مانتے ہیں صحابہ کرام کو کافر کہتے ہیں امامت کا سلسلہ امام جعفرؓ تک چلاتے ہیں ان کے بعد امام منصوص میں اختلاف کرتے ہیں انمیں اکثر اس سلسلہ امامت کے قائل ہیں کہ امام جعفرؓ کے بعد آپکے صاحبزادہ امام ابو موسیٰ کاظم انکے بعد امام علی بن موسیٰ الرضا ان کے بعد محمد بن علی التقی ان کے بعد حسن بن علی الزکی ان کے بعد محمد بن الحسن اور یہی امام منتظر کہلاتے ہیں، پھر زمانہ گزرنے پر ان کے اگلوں کے دو فریق ہوگئے بعض نے معتزلہ کی طرف رجوع کر لیا اور بعض فرقہ مشبہ میں جا ملے۔ یہ ہیں ان شیعہ کے گمراہ اور گمراہ کن فرقے۔ ان کے بعض اور فرقوں کو نظر انداز اس لیے کیا گیا کہ وہ اصول و عقائد میں مذکورہ فرقوں کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں گو چند مسائل میں ان کو اختلاف بھی ہے۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ ان شیعہ کے مقاصد کچھ ایسے موہوم بین الفساد اور ظاہر البطلان ہیں کہ جو شخص بھی ذرا عقل و تمیز رکھتا ہے اور ان کے مطالب کی حقیقت سے واقف ہوتا ہے بغیر دلیل معلوم کیے فوراً ان کے لغو اور بیچ ہونے کا حکم لگاتا ہے۔ یہ ان کی جہالت ہی کا تقاضا ہے کہ خود کو اہل بیت اور ائمہ اثنا عشر سے منسوب کرتے ہیں اور ان کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیست لہ ثم قال یہلک فی رجلان محب مفرط یفرطنی بما لیس فی و مبغض یحملہ شنآنی علی ان یبھتنی (رواہ احمد) وقولہ تعالیٰ اِذْ تَبَرَّأَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا نشان حال ایشان است یعنی وقتی کہ متبوعان از تابعان بیزار شوند و متابعہ قبول ندارند ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا و ھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ فالآن نشرع فی جواب اعتراضاتھم الواھیۃ معتصما بحبل اللہ الملک الاکبر انہ علی ما یشاء قدیر و بالاجابۃ جدیر قال علماء ما وراء النھر شکر اللہ تعالیٰ سعیھم حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کمال تعظیم و توقیر خلفاء ثلثہ می داشتند و در مدح ھا یک احادیث کثیرہ وارد گشتہ و جمیع اقوال و افعال آنحضرت بمطابق آیہ کریمہ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی بموجب وحی است و شیعہ مذمت ایشان میکنند مخالفہ وحی میکنند و مخالفہ وحی کفر است شیعہ در جواب آنہا اول بطریق معارضہ گفتند کہ از دلیل قدح خلفای ثلثہ و بطلان خلافت ایشان لازم می آید زیرا کہ در شرح مواقف از آمدی کہ از اکابر اہل سنت است منقول است کہ قریب بوقت رحلت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در میان اہل اسلام مخالفہ واقع شدہ و مخالفہ اول این بود کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتھ میلاد کا دم بھرتے ہیں خدا کی پناہ یہ بزرگ تو خود ان کی مبالغہ آمیز محبت سے بیزار ہیں اور ان کی متابعت پر راضی نہیں بلکہ ان بدکیشوں کی محبت نصاریٰ کی محبت سے ملتی جلتی ہے جو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رکھا کرتے تھے کہ آخر اپنی انتہائی گمراہی کے باعث ان کو خدا کے ساتھ پوجنے لگے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ اس محبت سے بیزار تھے چنانچہ حضرت علیؓ کی روایت اس کی تائید کرتی ہے کہ فرماتے ہیں ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم میں عیسیٰ سے مشابہت ہے کہ یہودیوں نے ان کو برا سمجھا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر زنا کی تہمت لگائی اور نصاریٰ نے ان کو اتنا پسند کیا اور محبوب قرار دیا کہ ان کو اس درجے پر پہنچایا جو ان کے لیے ثابت نہیں ہے (یعنی خدا کا بیٹا کہا) پھر فرمایا کہ میرے (علیؓ) معاملے میں دو جماعتیں ہلاک ہوں گی ایک تو وہ جو حد سے زیادہ مجھ سے محبت رکھنے والے ہوں گے اور مجھ میں وہ خوبیاں بتائیں گے جو مجھ میں نہ ہوں گی دوسرے وہ جو میرے دشمن ہوں گے اور مجھ سے دشمنی ان کو اس پر آمادہ کرے گی کہ وہ مجھ پر بہتان باندھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "جبکہ بیزار ہوگئے وہ لوگ کہ پیشوا تھے ان لوگوں سے کہ پیروی کرتے تھے" ان کے حال کی صحیح ترجمانی ہے۔ اے پروردگار جب ہدایت دے تو ہم کو تو نہ جھکا ہمارے دلوں کو اور بخش ہم کو اپنے پاس سے رحمت الخ تو رحمت دینے والا ہے۔ اب ہم ان کے واہی تباہی اعتراضات کے جوابات کا سلسلہ چھیڑتے ہیں، اور خدائے برتر پر بھروسہ کرتے ہیں جو سب سے بڑا بادشاہ ہے جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور اپنے بندے کی دعا کو قبول فرماتا ہے ہے حضرات علماء ماوراء النہر نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

در مرض موت فرمود کہ ایتونی بقرطاس اکتب لکم شیئاً لا تضلوا بعدی (بخاری ومسلم) و عمرؓ بایں امر راضی نشدہ گفت ان الرجل غلبتہ الوجع وعندنا کتاب اللہ حسبنا، پس صحابہ اختلاف کردند تا آواز بسیار شد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از ینمعنی آزردہ شد فرمود کہ برخیزید پیش من تنازع سزاوار نیست ومخالفہ دوم آں بود کہ بعد از قضیہ مذکورہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعی را مقرر ساخت کہ ہمراہ اُسامہ بسفرے روند وبعض ازاں جمع تخلف نمودند وبعرض پیغمبر صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم رسیدہ آں حضرت مکرر مبالغہ فرمودند کہ جہزوا جیش اُسامۃؓ لعن اللہ من تخلف عنہ ومع ہذا آں بعض تخلف کردند ومتابعہ نمودند پس گوییم امری کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم درباب نوشتن وصیت فرمودند بمقتضای کریمہ مذکورہ وحی است ومنعی کہ عمرؓ کردہ منع ورد وحی است ورد وحی کفر است علی ما اعترفتم بہ وعلی ما دل علیہ قولہ تعالیٰ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون وکافر قابل خلافت پیغمبر نیست صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ونیز تخلف از جیش اُسامۃ بمقتضای دلیل مذکور کفر است ومتخلفان خلفای ثلثہ اند باتفاق وچوں حضرات در صحیفہ شریفہ اعتراف نمودند کہ فعل حضرت وحی است والواقع

59792

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ جناب پیغمبر علیہ السلام نے حضرات خلفاء ثلاثہ کی بڑی تعظیم وتوقیر ظاہر فرمائی ہے اور ہر سہ بزرگوں کی مدح و تعریف میں بہت سی حدیثیں منقول ہیں اور آنحضرت کے اقوال و افعال بموجب آیتہ کریمہ " اور نہیں بولتے آپ خواہش سے وہ صرف وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے " سراسر وحی ہیں اور شیعہ جب ان بزرگوں کی مذمت کرتے ہیں تو گویا وحی کی مخالفت کرتے ہیں اور وحی کی مخالفت کھلا کفر ہے ۔ شیعہ اس کے جواب میں بطور معارضہ کہتے ہیں کہ دلیل سے خلفاء کی شان میں قدح اور ان کی خلافت کا بطلان لازم آتا ہے کیونکہ شرح مواقف میں آمدی کا یہ قول نقل کیا ہے جو اکابر اہل سنت میں سے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام کی وفات کے وقت اہل اسلام میں آراء کا اختلاف پیدا ہو گیا پہلا اختلاف یہ تھا کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام نے مرض موت میں ارشاد فرمایا میرے پاس کاغذ لاؤ کہ میں تمہارے لیے کچھ لکھدوں تاکہ تم میرے بعد نہ بہکو حضرت عمر رضہ اس بات پر راضی نہیں ہوئے کہا کہ آپ پر مرض کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جو ہم کو کافی ہے ، غرض صحابہ نے اس بارے میں اختلاف کیا اور ایک شور و غل کی آواز پیدا ہو گئی اس کیفیت سے آنحضرتؐ آزردہ خاطر ہوئے فرمایا اٹھو میرے سامنے جھگڑا مناسب نہیں دوسرا اختلاف یہ تھا کہ واقعہ معلومہ کے بعد پیغمبرؐ نے ایک جماعت کو نامزد فرمایا کہ اسامہؓ کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوں اس جماعت میں سے بعض نے تعمیل میں سستی برتی جب آنحضرتؐ کو اس کی خبر ملی تو آپنے بڑے اصرار سے فرمایا اسامہ رضہ کے لشکر کو تیار کرو جو اس سے جان چرائے اللہ کی اس پر لعنت ہو اس تاکید کے باوجود بعض نے تعمیل کے لیے قدم نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایضاً کذالک پس گویم اخراج حضرت پیغمبر مروان را از مدینہ بالضرور وحی است وآوردن عثمان اورا تفویض امور بامر وتعظیم او کفر است بدو وجہ اول دلیلی کہ حضرت فرمودند وجہ دوم قولہ تعالیٰ لا تجد قوماً یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم۔ اقول و باللہ العصمۃ والتوفیق لانسلم کہ جمیع اقوال وافعال آنحضرت صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم بموجب وحی است واستشہاد ایشان بکریمہ غیر تام است زیراکہ آں مختص بقرآن است قال القاضی البیضاوی معنی قول سبحانہ وما ینطق عن الھویٰ وما یصدر نطقہ بالقرآن عن الھویٰ وایضاً اگر جمیع افعال واقوال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بموجب وحی میبود بر بعض اقوال وافعال آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام اعتراض وارد نمی شد وعتاب نمی آمد کمافی قولہ تعالیٰ یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک وقولہ عز وجل عفا اللہ عنک لم اذنت لھم وقولہ سبحانہ ماکان لنبی ان یکون لہ اسریٰ حتی یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا وقولہ تعالےٰ لاتصل علی احد منھم مات ابدا۔ بروایتی ورود آیت بعد از ادای نماز آنسرور است صلی اللہ علیہ وسلم برای منافق وبروایتی پیش از ادای نماز بر آن وبعد از عزم بر ادای آن وبہر تقدیر نہی از

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اٹھایا اور آپ کی بات نہ مانی لہذا ہم کہتے ہیں کہ جس امر کے لکھ لینے کی آنجناب ؐ
نے وصیت فرمائی وہ آیت مذکورہ کے بموجب وحی ہے اور عمر رضؓ نے جب
اس امر کو روکا تو وہ ردِ وحی ہوا اور ردِ وحی کفر ہے اس کا تم کو بھی اعتراف
ہے پھر اللہ کا یہ کلام بھی اسی پر دال ہے کہ جنہوں نے اللہ کے اُتارے
ہوئے فرمان کے مطابق فیصلہ نہیں کیا وہ کافر ہیں اور کافر پیغمبر ؐ کی خلافت
کی اہلیت نہیں رکھتا اور نیز جیش اسامہ ؓ میں شریک ہونے سے جان
چرانا بموجب دلیل کفر ہے اور باتفاق رائے حضرات خلفاء ثلثہ ہی
شرکت سے بچے اور کنارہ کش رہے بعد ازاں جب حضرات علماء اعتراف
کر چکے ہیں کہ آنحضرت ؐ کا فعل وحی ہے اور حقیقت میں ہے بھی ایسا ہی
تو ہم کہتے ہیں کہ آنجناب ؐ کا مروان کو مدینہ سے نکال دینا لازمی وحی ہے
پھر حضرت عثمان ؓ کا اس کو بلا لینا معاملات اس کے سپرد کرنا اور اس کی
عزت کرنا دو وجہوں سے کفر ہے اول اسی دلیل کی رُو سے جو ابھی حضرات
کرام نے بیان فرمائی دوسرے بموجب فرمان الٰہی " نہ پائیں گے آپ کسی
قوم کو جو ایمان لاتے ہوں اللہ اور دن آخرت پر کہ دوستی کریں اس
شخص سے کہ مقابلہ کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول کا اگرچہ ہوں باپ
ان کے یا بیٹے ان کے یا بھائی ان کے یا کنبا انکا ؟ اب ہم توفیق الٰہی پر
بھروسہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم کو تسلیم نہیں کہ آنحضرت ؐ کے تمام اقوال
وافعال بروئے وحی ہیں اور آیت کریمہ سے شہادت پیش کرنا حسب
مطلب نہیں کیونکہ وہ قرآن کے ساتھ مخصوص ہے ، قاضی بیضاوی فرماتے
ہیں کہ اللہ کا فرمان عالی وما ینطق عن الھوی اس مطلب کی طرف مشیر
ہے کہ قرآن کی کوئی بات اپنی خواہش سے ادا نہیں فرماتے ۔ اور اگر ایسا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فعل متحقق است سواء کان فعل الجوارح او فعل القلب وامثال ذلك فی القرآن کثیرة۔ پس تواند بود کہ بعض افعال واقوال آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام از روئے رائے واجتہاد باشد قال البیضاوی فی تفسیر قولہ عزوجل ماکان للنبی الخ الآیہ دلیل علی ان الانبیاء یجتہدون وانہ قد یکون خطاء ولکن لا یقرون علیہ و اصحاب کرام در امور عقلیہ و احکام اجتہادیہ مجال اختلاف و مساغ خلاف داشتند، و در بعضی از اوقات وحی موافق رائے اصحاب نازل شدہ چنانکہ در اساری بدر مطابق رائے امیر المومنین عمرؓ وحی آمدہ چہ توجہ آنسرور بامور عقلیہ کمتر بود۔

قال القاضی البیضاوی روی انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتی بیوم بدر بسبعین اسیرا منہم العباس وعقیل بن ابی طالب فشاور فیہم فقال ابو بکرؓ قومك واھلك استبقھم لعل اللہ تعالٰی یتوب علیہم وخذ منہم فدیۃ تقوی بہا اصحابك وقال عمرؓ اضرب اعناقہم فانہم ائمۃ الکفر وان اللہ اغناك عن الفداء مکنی من فلان ومکن علیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتا کہ آپ کے تمام اقوال وافعال وحی کے بموجب ہوتے تو بعض اقوال وافعال آنحضورؐ پر یہ اعتراض نہ ہوتا اور حضرت عزاسمہ سے عتاب وارد نہ ہوتا جیساکہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے "اے نبی کیوں آپ حرام کرتے ہیں اس کو جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا کیا آپ ازواج کی مرضی چاہتے ہیں" یا فرمان الٰہی ہے" اللہ نے آپ کو معاف کیا، آپ نے ان کو کیوں اجازت دی" یا ارشاد باری ہے" اور نبی کو نہیں چاہیے کہ اس کے قیدی ہوں مگر یہ کہ خون گرادے زمین میں تم دنیا کا سامان چاہتے ہو" اور فرمان خاوندی ہے" اور نہ نماز پڑھیے کسی پر ان میں سے جو مرجاوے" ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ منافق پر آنحضرتؐ کے نماز پڑھنے کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور دوسری سے پتہ چلتا ہے کہ نماز سے پہلے مگر ارادۂ نماز کے بعد اس آیت کا نزول ہوا۔ بہرحال فعل سے نہی کا ثبوت بہم پہنچتا ہے خواہ وہ اعضائے بدنی کا فعل ہو یا دل کا۔ اس قسم کی مثالیں قرآن کریم میں بہت ہیں تو ہوسکتا ہے آنجنابؐ کے بعض افعال واقوال رائے اور اجتہاد سے ہوں قاضی بیضاوی آیت "ماکان للنبی الخ" کی تفسیر کے ذیل میں کہتے ہیں یہ آیت اس امر کی دلیل ہے کہ حضرات انبیا اجتہاد کرتے ہیں اور اجتہاد کبھی خطا ہوتا ہے لیکن وہ اس اجتہاد پر قائم نہیں رہتے اور صحابہ کرام عقلی اور اجتہادی امور و احکام میں اختلاف کی گنجائش اور خلاف کا حق رکھتے تھے۔ بعض وقت صحابہ کی رائے پر وحی نازل ہوئی چنانچہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت عمرؓ کی رائے پر وحی آئی اور یہ اس لیے کہ آنحضورؐ کی توجہ مبارک امور عقلیہ کی طرف کم تھی۔ قاضی بیضاوی کہتے ہیں کہ روایت ہے کہ آنحضرتؐ کے پاس یوم بدر میں ۷۰ قیدی لائے گئے جن میں عباسؓ اور عقیل بن ابی طالبؓ بھی تھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وحمزہ من احنوا نعما فلنضرب اعنا قتھم
فلم یھودرك رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
وآلہ وسلم وقال ان اللّٰہ لیلین قلوب
رجال حتی یکون الین من اللبن و
ان اللّٰہ یشدد قلوب رجال حتی تکون
اشد من الحجارۃ وان مثلك یا
ابا بکر مثل ابراھیم علی نبینا
وعلیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات
قال فمن اتبعنی فانہ منی و من
عصانی فانك غفور رحیم و مثلك
یا عمر مثل نوح علی نبینا
وعلیہ وآلہ الصلوٰۃ وقال لا تذر علی
الارض من الکافرین دیارا
فخیر اصحابہ فاخذ الفداء
فنزلت یعنی آیہ ما کان النبی
فدخل عمر علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وآلہ وسلم فاذا ھو وابوبکر
یبکیان فقال یا رسول اللّٰہ اخبرنی
فان اجد بکاءً بکیت والا تباکیت
فقال ابکی علی اصحابی فی اخذھم
الفداء ولقد عرض علی عذابھم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ نے ان کے بارہ میں مشورہ فرمایا ابوبکرؓ بولے یہ آپ کی قوم ہے آپ کے اہلِ ہیں انکو باقی رکھیے شاید اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائے اور ان سے ف۔ یہ قبول فرمائے، جس سے آپ کے اصحاب قوت حاصل کریں حضرت عمرؓ نے کہا ان کی گردن اڑائیے کیونکہ یہ کافروں کے پیشوا ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے فدیہ سے بے نیاز کیا ہے فلاں مجھ کو سپرد کیجئے اور علیؓ اور حمزہؓ کو ان کے حوالے کیجئے ہم ان کا سر قلم کریں آنجناب کو یہ رائے پسند نہ آئی بجائی فرمایا اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے دلوں کو دودھ سے زائد نرم کر دیتا ہے اور بعض کے دلوں کو تھمے سے زائد سخت بنا دیتا ہے۔ اور اے ابوبکرؓ تمہاری مثال حضرت ابراہیم کی سی ہے جنہوں نے فرمایا جس نے میری پیروی کی وہ میری امت ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو گناہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور اے عمر تمہاری مثال نوحؑ کی سی ہے جنہوں نے فرمایا اے رب کسی کافر کو زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ پس آپ نے اپنے اصحاب کو اختیار دیا دخواہ قتل کریں خواہ فدیہ لیں، انھوں نے فدیہ لیا پس یہ آیت اتری ماکان لنبی اس کے بعد عمرؓ آنجناب کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ اور ابوبکرؓ رو رہے ہیں، عمرؓ بولے یا رسول اللہ رونے کا راز مجھے بھی بتلائیے اگر رونا آئے روؤں ورنہ رونی صورت تو کم از کم بناؤں، آپ نے فرمایا کہ میں اپنے اصحاب پر رو رہا ہوں کہ انھوں نے فدیہ لے لیا اور مجھ پر انکا عذاب پیش کیا گیا جو اس درخت سے بھی قریب تر تھا، قاضی بیضاوی کہتے ہیں کہ آنحضرت سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو سوائے عمرؓ اور سعد بن معاذؓ کے کوئی نہ بچتا کیونکہ انھوں نے بھی قتل کا مشورہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ادنی من هذہ الشجرۃ بشجرۃ تربیۃ
قال القاضی البیضاوی روی انہ
علیہ السلام قال لو نزل العذاب
لما نجا منہ غیر عمرو سعد بن
معاذ وذلک لانہ اشار باثخان. ایضاً
پس گوئیم تواند بود امر آں حضرت باتیان قرطاس
وتجہیز جیش اسامہؓ وہمچنیں اخراج آنحضرت مروان
را بطریق وحی نباشد بلکہ بطریق رای و
اجتہاد باشد ومخالفت آنہا لانسلم کہ کفر است
زیرا کہ ازیں قسم مخالفت از اصحاب کرام آمدہ چنانکہ
بالا گزشت وباوجود تحقیق زمان نزول وحی انکار
بریں مخالفہ وارد نشدہ وعتاب نیامدہ وحال آنکہ
اندک چیز از سوء ادب بہ نسبت بآنسرور علیہ السلام
از اصحاب کرام صادر میشد حق سبحانہٗ وتعالیٰ فی الحال
از افعال نہی میکرد وبرمباشران وعید نازل می
فرمود کما قال عزمن قائل
یا ایہا الذین اٰمنوا لا ترفعوا
اصواتکم فوق صوت النبی ولا
تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم
لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم
لا تشعرون۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیا تھا۔ پس ہم کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ آنحضرت کا کاغذ منگوانے کے لیے حکم دینا یا جیش اسامہ کی تیاری کے لیے فرمانا اور اسی طرح آپ کا مروان کو نکلوانا بطریق وحی نہ ہو بلکہ محض رائے اور اجتہاد سے ہو۔ لہذا ان امور کی مخالفت کو ہم کفر تسلیم ہیں کرتے کیونکہ اس طرح کی مخالفت صحابہ سے ثابت ہے جیسا کہ ابھی گزرا۔ اور باوجود اس کے کہ نزول وحی کا سلسلہ جاری تھا کوئی عتاب یا انکار اس پر حضرت باری سے وارد نہیں ہوا حالانکہ آنحضرت کی شان والا میں صحابہ کرام کی طرف سے ذرا سی بے ادبی واقع ہونے پر حق سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے نہی وارد ہوئی اور مرتکبین بے ادبی پر وعید نازل ہوئی چنانچہ حضرت عز اسمہ فرماتے ہیں اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچا نہ اٹھاؤ اور گفتگو بلند آوازی سے جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو نہ کیا کرو ایسا نہ ہو کہ تمہارے عمل ضایع ہو جائیں اور تم کو علم بھی نہ ہو۔ شارح مواقف نے آمدی سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت مسلمان ایک ہی عقیدہ پر قائم تھے۔ سوائے ان لوگوں کے جو نفاق کو چھپاتے تھے اور موافقت کو ظاہر کرتے تھے۔ پھر ان میں آپس میں اختلاف رونما ہوا۔ پہلے ان امور اجتہادیہ میں جن سے نہ تو ایمان واجب ہو نہ کفر واجب ہو اور ان کی غرض اس سے دین کے مراسم کو قائم کرنا اور شریعت کے طرق کی پائداری تھی، چنانچہ ایک اختلاف ان کا وہ تھا جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض موت میں آپ کے فرمان ایتونی بقرطاس الخ کے ذیل میں رونما ہوا یا وہ اختلاف جو جیش اسامہ رض سے پیچھے رہنے میں واقع ہوا بعض نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال شارح المواقف نقلا عن الآمدی حیث قال کان المسلمون عند وفات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علی عقیدۃ واحدۃ الا من کان ینطوی النفاق ویظہر الوفاق ثم نشاء الخلاف فیما بینھم اولا فی امور اجتہادیۃ لا یوجب ایمانا ولا کفراً وکان غرضھم منھا اقامۃ مراسم الدین وادامۃ مناھج الشرع القویم وذلک کاختلافھم عند قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مرض موتہ ایتونی بقرطاس الخ وکاختلافھم بعد ذلک فی التخلف عن جیش اسامۃ فقال قوم بوجوب الاتباع لقولہ علیہ السلام جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہ وقال قوم بالتخلف انتظاراً لما یکون من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی مرضتہ

اگر کسے گوید و اثبات مقدمہ ممنوعہ نماید کہ ثبوت اجتہاد آنسرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از وحی بودہ پس صادق آمد کہ جمیع افعال و اقوال آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام بموجب وحی است چہ احکام اجتہادیہ ہم بہ تقدیر بموجب وحی شدہ گوئیم کہ مراد از جمیع افعال و اقوال ہر قول و فعل اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاصۃ علی سبیل التفصیل کما لا یخفی علی فطن المتامل ولا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اتباع کو واجب قرار دیا بموجب حکم علیہ السلام جهزوا جیش اسامة لعن الله من تخلف عنه اور بعض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا انجام دیکھنے کے انتظار میں پیچھے رہے۔ اگر اس پر اعتراض کرے اور اسی مقدمہ کو جس پر کہ منع وارد کیا گیا ہے ثابت کرنے لگے کہ آنسرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اجتہاد کا ثبوت بھی تو وحی سے ہوا ہے، پس صادق آیا کہ جمیع افعال واقوال آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بموجب وحی ہی ہوں کیونکہ احکام اجتہادیہ اس صورت میں بذریعہ وحی ہی ثابت ہوئے ہیں جواب میں ہم کہتے ہیں کہ جمیع افعال واقوال سے مراد ہر فعل اور ہر قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاص خاص طور پر تفصیلا ہے جیسا کہ سمجھدار دقیق النظر انسان پر پوشیدہ نہیں۔ ورنہ لازم آتا ہے کہ مجتہدین کے تمام اقوال وافعال موجب وحی ہوں کیونکہ ان کا اجتہاد بھی تو وحی سے ثابت ہے۔ عقلمند اس سے عبرت حاصل کریں علاوہ اس کے ہم کہتے ہیں کہ اس مقدمہ کا اثبات کوئی نفع نہیں دیتا اس لیے کہ اس کی نقیض دوسرا ایک مقدمہ ہے وہ یہ کہ نبی صلعم کے جمیع افعال واقوال وحی سے ثابت ہونے کی تقدیر پر ان کی مخالفت کا کفر ہونا ہے اور اس کا حال گزر چکا۔ اب علماء ماوراء النہر کی عبارت میں ان کے اس قول سے مراد کہ آپ کے تمام افعال واقوال بموجب وحی ہیں وہ امور ہیں جو امور اجتہادیہ کے علاوہ آپ سے صادر ہوئے خواہ وہ وحی خفی سے ہوں یا وحی جلی سے اور اسی قدر تعمیم ان کے مقصد میں کافی ہے ظاہر ہے وہ احادیث جو خلفائے ثلثہ کی مدح وستائش میں وارد ہیں ان کا شمار غیب کی خبروں میں ہے اور غیب بطریق وحی معلوم ہو سکتا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یلزم ان یکون اقوال جمیع المجتھدین وافعالھم بموجب الوحی لان اجتھادھم ثبت بالوحی والنص فاعتبروا یا اولی الابصار علی انا نقول اثبات تلک المقدمۃ لا یجدی نفعاً لان مفتاحہ المقدمۃ القائلۃ بان مخالفتھا کفر وسندہ ما مر فافھم۔
وآنچہ در بداءۃ عبارت علماء ماوراء النھر واقع شدہ کہ جمیع افعال واقوال آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بموجب وحی است مراد ازاں واللہ سبحانہ اعلم سوائے امور اجتھادیہ کہ ازاں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام صادر شدہ سوا رکان بالوحی الجلی او بالخفی وہمیں قدر از تعمیم در مدعا ایشاں کافی است چہ احادیثی کہ در مدائح خلفائے ثلثہ وارد گشتہ انداز قبیل اخبار از مغیبات اند وھو بطریق الوحی لا غیر ولا مدخل للرای والاجتھاد فیہ قال عزوجل وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو وقال سبحانہ عالم الغیب لا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول۔ اما بریں تقدیر لازم است کہ از کریمہ وما ینطق عن الھوی عامہ از قرآن ووحی خفی مراد دارند کما لا یخفی شک نیست کہ از انکار ومخالفت چنیں افعال و اقوال انکار وحی ومخالفت وحی لازم آید ومخالفت وحی کفر است والاحادیث الواردۃ فی مدحھم الدالۃ علی انھا اعلام اللہ سبحانہ کثیرۃ بحیث وصلت لکثرۃ الطرق وتعدد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رائے اور اجتہاد کو اس میں کوئی دخل نہیں خدائے عز و جل نے فرمایا اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ان کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا نیز اللہ تعالےٰ نے فرمایا وہ غیب کا جاننے والا ہے، اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا مگر جس کو چاہے اپنے رسولوں میں سے لیکن بدیں صورت لازم آتا ہے کہ آیہ کریمہ وما ینطق عن الھوی سے وہ عام معنی مراد ہوں جو قرآن اور وحی خفی ہر دو کو شامل ہے اور شک نہیں کہ اس قسم کے اقوال و افعال سے انکار اور ان کی مخالفت سے وحی کی مخالفت اور اس کا انکار لازم آتا ہے اور وحی کی مخالفت کفر ہے۔ اور وہ احادیث جو ان بزرگوں کی مدح و ستائش میں وارد ہیں اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے خاص سرمایہ علم بخشی ہیں کثیر تعداد میں ہیں یہاں تک کہ اگر ان کی کثرت طُرق و تعدد رواۃ کا لحاظ کیا جائے تو وہ شہرت کی حد تک یا معنیً تواتر کے درجہ تک پہنچتی ہیں ہم ان میں سے چند کا ذکر کرتے ہیں مثلاً ایک وہ جو ترمذی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بدیں معنی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ابو بکرؓ سے ارشاد فرمایا کہ تم میرے غار کے ساتھی ہو اور حوض کوثر پر میرے رفیق یا انھیں ترمذی کی بیان کردہ حدیث کہ آپ نے فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس میں سے میری امت کے لوگ داخل ہوں گے حضرت ابو بکرؓ بولے یا رسول اللہ میری آرزو ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا اور اس دروازہ کو دیکھتا۔ آپؐ نے فرمایا ابو بکر تم تو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگے۔ بخاری و مسلم میں حدیث نقل ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میں جنت میں گیا اور وہاں میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک چھوکری تھی، میں نے پوچھا یہ کس کی ہے کہا گیا کہ یہ عمر بن الخطابؓ کی ہے میرا ارادہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الرواة الى حد الشهرة بل الى حد التواتر معنى فلنذكر
عدة منها ماروى الترمذی عن النبی صلے الله
علیہ وسلم انہ قال لابی بکر انت صاحبی
فی الغار وصاحبی علی الحوض و منها ما روی
الترمذی ایضا عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام انہ قال
اتانی جبرئیل فاخذ بیدی فارانی باب الجنۃ
یدخل امراء من امتی فقال ابوبکر یا رسول الله
وددت انی کنت معک حتی انظر الله فقال رسول الله
صلی الله علیہ وسلم اما انک یا ابا بکر اول من یدخل
الجنۃ و منها ما روی البخاری ومسلم عن النبی صلے الله
تعالٰے علیہ وعلیٰ آلہ وسلم انہ قال دخلت الجنۃ
الیٰ ان قال رأیت قصراً بفنائہ جاریۃ فقلت
لمن قال لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخلہ فانظر
الیہا فذکرت غیرتک فقال عمرؓ بابی وامی
یا رسول الله أعلیك أغارُ ۔ و منها ما رواہ ابن ماجۃ
من النبی صلے الله تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انہ قال ذلک
الرجل ارفع امتی درجۃ فی الجنۃ قال ابوسعید
والله ماکنا نری ذلک الرجل الا عمر بن الخطابؓ
حتی مضی لسبیلہ و منہا ما اخرج ابو علی من عمار بن
یاسر انہ قال صلے الله تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ماقدمت
ابابکرؓ وعمرؓ ولکن الله قدمہا ۔ و منہا ما اخرج ابوعلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا کہ اس کے اندر جا کر باندی کو دیکھوں لیکن اے عمرؓ تمہاری غیرت مجھکو یاد آئی حضرت عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ پر مجھے غیرت ہو سکتی ہے۔ ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص میری امت کا جنت میں سب سے بلند درجہ کا ہوگا۔ ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ ہم اس شخص سے مراد سوائے عمرؓ کے کسی کو نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ انھوں نے وفات پائی۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل لحاظ ہے جو ابو علی عمار بن یاسرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میں نے ابو بکرؓ اور عمرؓ کو مقدم نہیں بنایا بلکہ خود خدا تعالیٰ نے ان کو مقدم ٹھہرایا۔ یا وہ حدیث جو ابو علی بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس جبرئیل آئے میں نے ان سے کہا کہ عمر بن الخطابؓ کے فضائل بیان کیجئے انھوں نے جواب دیا اگر میں ان کے فضائل اس قدر مدت بیان کروں جس قدر مدت نوحؑ اپنی قوم میں رہے تو بھی ان کے فضائل ختم نہ ہوں اور عمرؓ ابو بکرؓ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل لحاظ ہے جس کو ترمذی اور ابن ماجہ علی ابن ابی طالب و انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکرؓ و عمرؓ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہیں اولین سے آخر میں تک سوائے انبیاء اور مرسلین کے۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل غور ہے جو بخاری و مسلم موسیٰ اشعریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا میں مدینہ کے ایک باغ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک شخص آئے انھوں نے دروازہ کھلوانا چاہا آپ نے فرمایا دروازہ کھولو اور اندر آنیوالے کو جنت کی خوشخبری دو میں نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ابو بکرؓ ہیں میں نے ان کو خوشخبری دی انھوں نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا حضور اکرمؐ نے مجھ سے پھر فرمایا، دروازہ کھولو اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتانی جبرئیل فقلت یا جبرئیل حدثنی بفضائل عمر بن الخطابؓ فقال لو حدثتک ما لبث نوح فی قومہ ما نفدت فضائلہ وان عمر حسنة من حسنات ابی بکر ومنہا ما رواہ الترمذی وابن ماجة عن علی بن ابی طالبؓ وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ علیہ السلام قال ابوبکر وعمر سیدا کہول اہل الجنة من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین ومنہا ما روی البخاری ومسلم عن موسی الاشعری نہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حائط من حیطان المدینة وجاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افتح وبشرہ بالجنة ففتحت لہ فاذا ابوبکرؓ فبشرتہ بما قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فحمد اللہ ثم جاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنة ففتحت لہ فاذا عمر فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ ثم استفتح رجل فقال لی افتح وبشرہ بالجنة علی بلوی یصیبہ فاذا عثمانؓ فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحمد اللہ سبحانہ ثم قال واللہ المستعان ہذا۔

وایضاً لوسلم کہ اخراج مروان بطریق وحی بودہ فلا نسلم کہ اخراج ونفی دائمی مراد آن سرور بودہ باشد چہ تواند بود کہ اخراج موقتہ وتغریب موجل خواستہ باشد چنانکہ آن سرور علیہ السلام در حد زنا فرمودہ البکر بالبکر جلد مأة وتغریب عام۔ وچون امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ بر توقیت اخراج اطلاع داشت بعد مضی مدت عقوبت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آنے والے کو جنت کی خوش خبری سناؤ میں نے دروازہ کھولا کیا دیکھتا ہوں کہ عمرؓ ہیں۔ میں نے ان کو خوش خبری سنائی انھوں نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک آدمی نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ نے فرمایا دروازہ کھولو اور بلوے میں جو مصیبت پہنچنے والی ہے اس کے بدلے میں ان کو جنت کی خوش خبری سناؤ۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے ان کو خوش خبری سنائی انھوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا اللہ مددگار ہے۔

نیز اگر مان بھی لیا جائے کہ مروان کا نکالنا بروئے وحی تھا تو ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ اس کا نکالنا اور جلاوطنی ہمیشہ کے لیے تھی اور آنحضرت کی یہی منشا تھی ایسا کیوں نہ ہو کہ اخراج وقتی ہو جلاوطنی مقررہ مدت تک ہو جیسا کہ آنحضرت ؐ نے حدزنا میں فرمایا کنوارے کی کنواری کے ساتھ زنا پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اب چونکہ حضرت عثمان کو اخراج کی مدت کا پتہ تھا۔ سزا اور جلاوطنی کی مدت ختم ہونے پر آپ اس کو مدینے میں لے آئے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ رہی آیت لا تجد قوما الخ تو یہ کفار کی دوستی سے روکتی ہے اور مروان کا کفر ثابت نہیں کہ اس کی دوستی ممنوع قرار پائے لہذا سمجھو انصاف کرو اور سینہ زوری نہ کرو تاکہ اندھی اونٹنی کی طرح بھٹکنے لگو۔ نیز شیعہ نے بطریق منع اور مناقضہ کہا کہ خلفائے ثلٰثہ کی مدح جو آنحضرت ؐ سے ثابت ہے وہ متفق علیہ فریقین نہیں کیوں کہ شیعہ کی کتابوں میں ان کا نشان تک نہیں اور جو احادیث مذمت پر دلالت کرتی ہیں مثلاً گزشتہ روایتیں (کا غدا درجیش اسامہ ؓ کی) یہ ہر دو فریق کی کتابوں میں درج ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ بعض اہل سنت وضع حدیث کو مصلحت کی خاطر جائز قرار دیتے ہیں لہذا غیر متفق علیہ حدیث پر سے اعتماد لازمی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وتعزیب اورا بہ مدینہ آورد ولا محذور فیہ ۔ وآیتہ لا تجد قوماً الخ منع از مودت کفار می کند وکفر مروان ثابت نشدہ کہ مودت او ممنوع باشد فافہم وانصف ولا تعسف تخبط خبط العشواء ونیز شیعہ ثانیاً بطریق منع ومناقضہ گفتند کہ ورود مدح خلفائے ثلثہ از حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ فریقین نیست چہ در کتب شیعہ اثرے ازاں نیست وآنچہ دلالت بر ذم کند مثل روایتین مذکورتین وغیرہما در کتب فریقین مسطور است ونیز بعض از اہل سنت تجویز وضع حدیث برائے مصلحت کردہ اند پس اعتماد بر حدیث غیر متفق علیہ نیست۔

اقول فی دفع الاشکال بطریق اثبات المقدمۃ الممنوعۃ واللہ سبحانہ اعلم چوں شیعہ از کمال تعصب وعناد طعن سلف وسب خلفائے ثلثہ بلکہ تکفیر ایشاں را اسلام وعبادت خود خیال کردہ در احادیث صحاح کہ در مدائح ومناقب ایشان اندبی سند و دلیل جرح می کنند وتحریفات وتصرفات در آنہا مینمایند حتی کہ در کلام اللہ کہ مدار اسلام بران است واز صدر اول تواتر منقول است وہیچ شبہ باو راہ نیافتہ وقبول زیادت ونقصان نمیکند آیات مخترعہ وکلمات مزخرفہ درمی آورند ودر آیات قرآنی تصحیفات مینمایند چنانکہ در کریمہ ان علینا جمعہ وقرانہ فاذا قرانٰہ فاتبع قرانہ بایں طریق تصحیف وتحریف میکنند ان علیًا جمعہ وقرابنہ فاذا قرأتہ فاتبع قرابنہ۔ از کمال ضلالت میگویند کہ بعضی آیات قرآنی را حضرت عثمانؓ پوشیدہ داشتہ است کہ در مدائح اہل بیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اٹھ جاتا ہے۔

دفع اشکال میں بطریق اثبات مقدمۂ ممنوعہ ہم کہتے ہیں کہ جب شیعہ انتہائی تعصب و عناد سے اسلاف پر طعن اور خلفائے ثلثہ پر سب و شتم بلکہ ان کو کافر کہنے کو اسلام اور اپنی عبادت خیال کرتے ہیں تو لامحالہ احادیث صحاح جو ان کے مناقب میں واقع ہیں ان میں بے سند و بے دلیل جرح و قدح کرتے ہیں اور ان میں تحریف و تصرف سے کام لیتے ہیں یہ تو کلام اللہ جس پر دار اسلام ہے اور قرن اول سے متواتر نقل ہے اور کسی شبہ کی اس میں گنجائش نہیں اور مطلق زیادتی و نقصان کا اس میں احتمال نہیں اس میں بھی گھڑی ہوئی آیتیں اور بناوٹی کلمے ملا دیتے ہیں اور آیات قرآنی میں تصحیف کو روا رکھتے ہیں چنانچہ آیہ کریمہ ان علینا جمعہ وقرانہ فاذا قرانٰہ فاتبع قرانہ میں تصحیف اس طرح کر ڈالی اور اس طرح تحریف کا قلم چلایا ان علیا جمعہ وقرابتہ فاذا اقراتہ فاتبع قرابتہ انتہائی گمراہی کا شکار ہو کر یہاں تک کہہ جاتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی نے ان بعض آیات قرآنی کو چھپا لیا ہے جو اہل بیت کی مدح میں وارد تھیں اور ان کو قرآن میں شامل نہیں کیا۔ یہ بات بھی او ہرگز رچکی ہے کہ ان شیعہ کا ایک فرقہ اپنے گروہ کے نفع اور بہبود کے لیے جھوٹی گواہی کو روا رکھتا ہے انھیں برائیوں سے یہ لوگ طعن کے نشانہ بنے اور ان پر سے اعتماد اٹھ گیا اور ان کی عدالت ختم ہو گئی۔ ان کی تصنیف شدہ کتابیں اعتبار کھو بیٹھیں اور ان کا درجہ تحریف شدہ توریت و انجیل سے زائد نہ رہا۔ اہل سنت کی کتب صحاح میں مثلاً بخاری جو اصح کتب بعد القرآن ہے یا مسلم وغیرہ میں خلفائے ثلثہ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بوده اند و آنہا را داخل قرآن ساختہ و نیز سابقاً گزشت کہ طائفۂ از ایشان شہادت زور راز برائی نفع و صلاح گروہ خود تجویز کردہ اندپس بواسطہ این مفاسد مورد طعن گشتند و اعتماد و عدالت ایشان را سابہ طرف شد و کتب مدونہ ایشان از ورطۂ اعتبار ساقط شدند و حکم توریت و انجیل محرفہ گرفتند و در کتب اہل سنت مثل صحیح بخاری کہ اصح کتب بعد کتاب اللہ است و صحیح مسلم وغیرہما جز از مدائح و تعظیم خلفائے ثلثہ نیست و آنچہ ایشاں از فساد طبیعت و انحراف مزاج خود ذم خیال کردہ اند تصور باطل و خیال فاسد است و از قبیل وجدان صفراست کہ مر شکر را تلخ داند تحقیق آن بالا گذشت۔ وَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَۃِ و آنکہ گفتہ اند کہ بعض اہل سنت وضع حدیث برائے مصلحت تجویز کردہ اندپس اعتماد بر حدیث خیر متفق علیہ نیست بر تقدیریست کہ اہل سنت کلام آں بعض رد نکنند و در مقام انکار او نباشند و اظہار کذب آن نمایند والواقع لیس کذالک بلکہ ایشاں در کتب خود کذب و افترا او را تصریح کردہ اند و از درجہ اعتبار و اعتماد ساقط نمودہ فلا یعود الیھم منہ شیٔ ولا یلتبس الحق الواضح بالباطل الظاھر المبین بطلانہ۔

و ایضا شیعہ در جواب بطریق منع گفتند کہ مخالفت خبر واحد لانسلم کہ کفر است چہ مخالفت اخبار احاد از مجتہدین واقع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدح وستائش کے علاوہ کچھ نہیں اب یہ اپنے فساد طبع اور خرابی مزاج سے اس کو مذمت خیال کر بیٹھے۔ یہ ان کا سراسر خیال فاسد اور تصور باطل ہے۔ کوئی صفراوی مزاج والا جس طرح شکر کو کڑوا جانتا ہے بس یہی حال ان کا ہے اس کی تحقیق اوپر گزر چکی۔ اور جو کج طبع ہیں متشابہات کی تابعداری فتنہ انگیزی کی غرض سے کرتے ہیں۔ اور شیعہ کا یہ کہنا کہ بعض اہل سنت وضع حدیث کو مصلحت کی بنا پر جائز سمجھتے ہیں اور اسی لیے غیر متفق علیہ حدیث پر سے اعتبار اٹھ گیا تو یہ بات جب وقعت رکھتی کہ اہل سنت نے اس قسم کے لوگوں کے کلام کو رد نہ کیا ہوتا اور تردید کا پہلو اختیار نہ کرتے اور ان کے کذب کو بے نقاب نہ کرتے لیکن اس کے برخلاف واقعہ تو یہ ہے کہ اہل سنت نے اپنی کتابوں میں ان کے کذب و افتراء کو وضاحت سے بیان کیا اور ان کے کلام کو درجہ اعتبار سے گرا دیا لہذا اب اہل سنت کی طرف کونسا قصور عائد ہو سکتا ہے۔ اب تو حق باطل سے نکھر کر صاف جدا ہو گیا نیز شیعہ نے جواب میں بطریق منع کہا کہ ہم تسلیم نہیں کرتے کہ خبر واحد کی مخالفت کفر ہے کیونکہ ثابت ہے کہ مجتہدین نے خبر احاد کی مخالفت کی ہے واضح رہے کہ وہ احادیث جو صحابہ کرام کی مدح وستائش میں وارد ہیں اگرچہ باعتبار الفاظ احاد ہیں لیکن بلحاظ کثرت رواۃ اور تعدد طرق وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں جیسا کہ گزرا۔ اس میں تو بہرحال شک کی گنجائش نہیں کہ ان کے مطلب و مفہوم سے انکار کفر ہے اور اس قسم کی احادیث سے مخالفت مجتہدین سے ثابت نہیں ہے بلکہ امام ابوحنیفہ جو رئیس اہل سنت ہیں نہ صرف خبر واحد کو بلکہ اقوال صحابہ کو بھی قیاس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شدہ، پوشیدہ نماند کہ احادیثی کہ در توصیف و تعظیم خلفای ثلثہ وارد گشتہ اند اگرچہ از روے لفظ احاد اند اما از کثرت رواۃ و تعدد طرق آنہا بحد تواتر معنوی رسیدہ اند کما مر و شک نیست کہ انکار مدلول آنہا کفر است و مخالفت چنین اخبار احاد از مجتہدین واقع نشدہ است بلکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہ رئیس اہل سنت است نہ مطلق خبر واحد بلکہ اقوال صحابہ را بر قیاس مقدم میدارد و مخالفت آنہا تجویز نمی کند و ایضا شیعہ بعد تسلیم ورود مدح خلفای ثلثہ در جواب گفتند و منع مقدمہ صحیحہ نمودند کہ تعظیم و توقیر حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نسبت بخلفاے ثلثہ قبل از صدور مخالفت از ایشان بود دلالت بر حسن و سلامتی عاقبت نمی کند چہ عقوبت قبل صدور عصیان با آنکہ معلوم الصدور باشد لائق نیست لہذا حضرت امیر از عمل ابن ملجم خبر دادہ عقوبت نفرمودند۔ پوشیدہ نماند احادیثی کہ در مدائح ایشان وارد گشتہ اند دلالت بر حسن و سلامتہ عاقبت میکنند و از امن خاتمہ خبر میدہند چنانکہ از احادیث مذکورہ ہم این دلالت مفہوم میشود و امثال ازین احادیث از صحاح و حسان بسیار است و چنانچہ عقوبت قبل صدور عصیان با آنکہ معلوم الصدور باشد لائق نیست ہمچنین مدح کسی کہ معلوم الذم و مستوجب عقوبت ہم است سزاوار مدح نیست فورود المدح یدل علی حسنہم حالا و مالا لہذا حضرت امیر ابن ملجم را ہر چند عقوبت نفرمودہ مدح و توصیف او بہ ہیچ وجہ نہ کردہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر مقدم رکھتے ہیں اور ان کی مخالفت کو روا نہیں رکھتے۔ نیز شیعہ خلفائے ثلثہ کی مدح میں وارد احادیث کو مانتے ہوئے جواب میں کہتے ہیں اور مقدمہ صحیحہ کو رد کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی تعظیم و توقیر جو خلفائے ثلثہ کی شان میں واقع ہے یہ مخالفت کے وقوع سے پہلے پہلے کی تھی اس سے نتیجہ کی سلامتی و بہتری کا پتہ نہیں چلتا کیونکہ وہ گناہ جو ابھی صادر نہ ہوا ہو باوجودیکہ اس کا صدور معلوم ہو اس کی سزا قبل صدور مناسب نہیں چنانچہ حضرت امیرؓ نے ابن ملجم کی بدکرداری کا پتہ دے دیا تھا لیکن بایں ہمہ اس کو سزا نہیں دی۔

واضح ہو کہ جو احادیث ان کی مدح میں وارد ہیں ان کی عاقبت کی درستی اور بہتری کی کھلی دلیل ہیں اور ان کے پر امن خاتمہ کو بتاتی ہیں ان احادیث کا مضمون صاف اس کی طرف مشیر ہے اور اس قسم کی صحیح اور حسن حدیثیں بہت سی ہیں اور جس طرح گناہ کے سرزد ہونے سے پہلے یا اس قصور سے پہلے جس کا سرزد ہونا معلوم ہو عقوبت مناسب نہیں اسی طرح جس کی برائی معلوم ہو اور وہ سزا اور عقوبت ٹھہرتا ہو اس کی مدح و ستائش بھی روا نہیں لہذا مدح و تعظیم ان بزرگوں کی ان کی اچھائی پر صاف دال ہے فی الوقت بھی اور آئندہ بھی، یہی وجہ تھی کہ حضرت امیر نے ابن ملجم کو اگر سزا نہیں دی تو اسکی تعریف و توصیف بھی نہیں کی اور اس کی تعظیم و توقیر کو روا نہ رکھا۔ اس بحث کی تحقیق آیہ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین کے ذیل میں آئے گی۔

علمائے ماوراء النہر رحمہم اللہ نے فرمایا کہ بمقتضائے آیہ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین الخ خلفائے ثلثہ رضامندی حق سے مشرف ہو چکے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتبار تعظیم و توقیر او ہم روا نداشتہ تحقیق ایں مبحث در کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذیبا یعونک تحت الشجرۃ مذکور خواہد شد۔

قال علماء ماوراء النہر رحمہم اللہ سبحانہ، خلفائے ثلثہ بمقتضای کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبا یعونک تحت الشجرۃ برضوان حق ملک منان مشرف شدہ اند پس سب ایشان کفر باشد۔ شیعہ در جواب بطریق مناقضہ گفتند و استلزام امر رضوان ایشان را منع نمودہ گفتند کہ مدلول آیت عند التدقیق رضائے حضرت اللہ تعالےٰ است از فعل خاص کہ بیعت باشد کسی منکر ایں نیست کہ بعض افعال حسنہ مرضیہ از ایشان واقع است سخن دریں است کہ بعض افعال قبیحہ از ایشان بوجود آمدہ کہ مخالف آں عہد و بیعت است چنانکہ درامر خلافت مخالفت نص حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نمودند غصب خلافت کردند حضرت فاطمہ را آزردہ ساختند چنانکہ در صحیح بخاری مذکور است و در مشکوٰۃ در مناقب آنحضرت علیہا الرضوان منقول است کہ من اذاھا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ وکلام صادق بمضمون ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔ ناطق است حاصل کہ بواسطہ ایں افعال ذمیمہ و منع وصیت حضرت پیغمبر علیہ السلام و تخلف از جیش اسامۃ مورد طعن د

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں لہٰذا اُن کو گالی دینا کفر ہو گا۔

شیعہ نے جواب میں بطریق مناقضہ کہا اور ان کی رضامندی کے استلزام کو رد کیا کہا کہ اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو اس آیت سے ایک مخصوص فعل (بیعت) پر حضرت عزا اسمہ کی رضامندی کا پتہ چلتا ہے اور اس سے کسی کو انکار نہیں کہ خلفائے ثلثہ سے بعض افعال حسنہ صادر ہوئے ہیں۔ گفتگو اس میں ہے کہ بعض افعال قبیحہ بھی ان سے سرزد ہوئے جو بیعت و عہد کے مخالف ہیں جیسا کہ خلافت کے بارے میں حضرت پیغمبر علیہ السلام کی نص کی مخالفت کی اور خلافت کو چھین بیٹھے، حضرت فاطمہ کو آزردہ دل کیا حالانکہ صحیح بخاری میں مذکور ہے اور مشکوٰۃ میں مناقب کے بیان میں حضرت فاطمہؓ کے بارے میں منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے ان کو اذیت پہنچائی تو اس نے مجھکو اذیت پہنچائی اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے گویا اللہ کو ستایا۔ پھر اس کلام صادق کا مضمون ہے "البتہ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ نے دنیا و آخرت میں لعنت کی" صاف اس امر پر گویا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بواسطہ ان افعال قبیحہ کے اور وصیت حضرت پیغمبر علیہ السلام کو رد کر دینے اور جیش اسامہؓ سے پیچھے رہنے سے وہ طعن و مذمت کا نشانہ بنے کیونکہ عاقبت کی سلامتی اعمال کے خاتمہ کی اچھائی پر موقوف ہے اور عہد حضرت پیغمبر علیہ السلام کو وفا کرتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ جس مقدمہ کو وہ رد کرتے ہیں اسی کو ہم ثابت کرتے ہیں اور بیان استلزام کا یہ ہے کہ آیت کریمہ کا مفہوم بعد تحقیق و تدقیق یہ مجھ تا ہے کہ حق سبحانہ کی رضامندی مومنین کے ساتھ اسی وقت سے ثابت ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مذمت شدند چہ سلامت عاقبت بحسن خاتمہ اعمال و وفا کردن بعہد حضرت رسول متعال است و اقوال ۞ اثبت المقدمۃ الممنوعۃ و بیان الاستلزام این کہ مدلول آیۃ کریمہ تحقیقاً و تدقیقاً رضائے حق است سبحانہ از مومنان در وقت بیعت ایشان بان سرور علیہ السلام غایۃ مافی الباب ان التدقیق یفضی الی علیۃ بیعتھم لرضاہ سبحانہ نعم کون البیعۃ مرضیۃ انما یفھم من انھا لما کانت علیۃ للرضا بیکون ھولاء بسببھا مرضیین یکون ھی مرضیۃ بالطریق الاولی ۞ اما ان البیعۃ ھی المرضی علیھا اصالۃ مع عدم کون الموصوفین بھا مرضیین کما زعموا فمالا یفھم احد کما لا یخفی علی من لہ ادنی درایۃ فی اسالیب الکلام ولما التبس علیھم الحق سموا خطأھم تدقیقا. پس گویم جماعہ کہ حق سبحانہ و تعالیٰ از آنہا راضی شدہ باشد دانستہ باشد سرائر و بواطن ایشان را و سکینت و طمانیت بر آنہا نازل فرمودہ باشد کما دل علیہ قولہ سبحانہ تعالیٰ فعلم مافی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم. و آنسرور علیہ السلام ایشان را بجنت مبشر ساختہ باشد از خوف سوء خاتمہ و نقض عہد و بیعت مصئون و مامون باشد۔

علی انا نقول اگر مراد از آیہ کریمہ رضائی حق سبحانہ و تعالیٰ باشد، ازان فعل خاص کہ بیعت است کما زعموا گوئیم ہرگاہ کہ حق سبحانہ از بیعت ایشان راضی شد و این فعل را مستحسن ساخت جماعۂ کہ بآن موصوف اند مرضی و محمود العاقبہ باشد رحمہ اللہ تعالیٰ از افعال کفار راضی نیست و ہمچنین از اعمال جماعۂ کہ مذموم العاقبہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جبکہ وہ نبی کے ساتھ بیعت کر رہے تھے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے اور تدقیق سے بھی یوں معلوم ہوتا ہے کہ بیعت ان کی نبیؐ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی علت ہے پس بیعت کا فعل حسن ہونا اور پسندیدہ ہونا اس سے خود سمجھ میں آ سکتا ہے کیوں کہ وہ رضامندی کی علت ہے چنانچہ جب یہ لوگ بیعت کرنے والے اس بیعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے مشرف ہو چکے ہیں تو بیعت بطریق اولیٰ پسندیدہ ہو گی لیکن بیعت کا پسندیدہ ہونا اصالۃً بغیر اس کے کہ بیعت کرنے والے پسندیدہ لوگ ہوں جیسا کہ شیعہ گمان کرتے ہیں فہم سے بالکل بعید بات ہے۔ جو اسالیب کلام سے ذرا واقفیت رکھتا ہے اس سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں۔ اور جب حق تک ان کی رسائی نہ ہو سکی تو انھوں نے اپنی خطا کا نام تدقیق رکھ لیا۔ لہٰذا ہم کہتے ہیں کہ وہ جماعت جس سے حق سبحانہ راضی ہو گیا ہو ان کے اندرونی اور چھپے حالات سے واقف ہو ان پر سکینہ اور طمانیت اتار چکا ہو جیسا کہ فرمایا "پس جانا ان کے دل کی چیز کو پس نازل کی سکینہ ان پر" اور نیز اس جماعت کو آنسرورؐ نے جنت کی خوشخبری سنا دی ہو وہ جماعت لامحالہ خاتمہ کی برائی اور اور نقض عہد و بیعت سے محفوظ و مامون ہو گی۔

اس کے علاوہ اگر آیت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان کے فعل خاص بیعت سے ہو جیسا کہ شیعہ کو دھوکا لگا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ جب حق سبحانہ ان کی بیعت سے راضی ہوا اور ان کے اس فعل کو مستحسن سمجھا تو وہ جماعت جو اس رضامندی کے شرف سے مشرف ہوئی پسندیدہ اور محمود العاقبہ ہو گی اور اس وقت کفار کے افعال سے راضی نہیں ہے اور اسی طرح اس جماعت کے افعال سے بھی راضی نہیں جو مذموم العاقبہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اندو آن اوان افعال را مستحسن ساخت اگرچہ فی نفسہا حسنہ وصالحہ باشند ودر باب اعمال صالحہ ایشان میفرماید۔ والذین کفروا اعمالھم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماء حتی اذا جاءہ لم یجدہ شیئا ودر جاے دیگر میفرماید ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولئک حبطت اعمالھم فی الدنیا والآخرۃ پس فعلیکہ در آخرت کار نیاید وناچیز شود رضای حق سبحانہ وتعالی ازان فعل بہیچ معنی ندارد چہ رضائی نہایت مرتبہ قبول است ورد وقبول خداوندی باعتبار مآل است انما العبرۃ للخواتیم بورود نص از حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ازبرای خلافت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ ثابت نشدہ است بلکہ دلیل از امتناع ورود آن کہ اگر ورود می یافت تواتر منقول می شد۔ لانہ مما یتوفر لہ دواعی علی نقلہ کقتل الخطیب علی المنبر ونیز حضرت امیر باین نص احتجاج میکرد وابوبکر رض را از خلافت منع می ساخت چنانکہ ابوبکر رض انصار را از امامت منع می کرد بخبر الائمۃ من قریش وانصار قبول کردند وترک امامت نمودند قال شارح التجرید وکیف یزعم من لہ ادنی مسکۃ ان اصحاب رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم مع انھم بذلوا انفوسھم وو منعوا ذخائرھم وقتلوا اقاربھم وعشائرھم فی نصرۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واقامۃ شریعۃ وانقیاد امرہ واتباع طریقہ انھم خالفوہ قبل ان یدفنوہ مع ھذہ النصوص القطعیۃ الظاہرۃ الدلالۃ النصوص علی المراد بل ھھنا امارات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اگرچہ پسندیدہ افعال اس سے سرزد نہ ہوں اور وہ افعال حسنہ اور صالحہ ہوں چنانچہ ایسے ہی لوگوں کے اعمال کے بارے میں ارشاد باری ہے" اور وہ لوگ جو کافر ہیں ان کے اعمال سراب (دھوکے) کی طرح ہیں جو چٹیل میدان میں ہو پیاسا اس کو پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آتا ہے اس کو کچھ نہیں پاتا۔ یا دوسری جگہ فرماتا ہے" اور جو تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہو جائے پس وہ مرجائے کافر ہو کر وہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو گئے ہیں۔ لہذا وہ فعل جو آخرت میں کام میں نہ آوے اور وہاں ناچیز ہو جائے اس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کوئی معنی نہیں رکھتی کیونکہ رضا قبولیت کے آخری درجہ سے عبارت ہے اور اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو رد کرنا یا قبول کرنا باعتبار مآل اور نتیجہ کے ہے کیونکہ دار و مدار خاتموں پر ہوتا ہے اور خلافت امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت پیغمبر علیہ السلام سے کسی نص کا وارد ہونا ثابت نہیں ہوا بلکہ امتناع ورود پر دلیل قائم ہے کیونکہ اگر نص وارد ہوتی تو بتواتر نقل ہوتی کہ اس کے دواعی (اسباب) بہت ہیں مثلاً اگر کسی خطیب کا منبر پر قتل ہو جائے تو وہ مشہور اور متواتر ہوتا ہے۔ نیز حضرت امیر رضی اللہ عنہ اس نص کو دلیل میں پیش کرتے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت سے روک دیتے۔ جس طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انصار کو خلافت سے روک دیا اور حدیث" امام قریش میں سے ہوں گے" پیش کی انصار نے اس کو قبول کیا اور امامت سے دست کش ہو گئے۔ شارح تجرید نے کہا جس کو دین سے ذرا سا بھی لگاؤ ہو وہ کیسے ایسا گمان کرے کہ صحابہ کرام جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کی خاطر شریعت کو برقرار رکھنے کے لیے اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیل حکم اور اتباع طریقہ کی خاطر اپنی جانیں قربان کیں، اپنا مال و دولت لٹا ڈالا، اپنے عزیز و اقارب اور کنبے والوں کو قتل کیا،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وروایات ربما یفید باجتماعہا القطع بعدم مثل النصوص وہو ایضا لم یثبت ممن یوثق بہ من المحدثین مع مشدۃ محبتہم لامیر المومنین ونقلہم الاحادیث الکثیرۃ فی مناقبہ وکمالاتہ فی امر الدنیا ولم ینقل فی خطبہ ورسائلہ ومفاخراتہ ومخاصماتہ وعند تاخرہ عن البیعۃ وجعل امر الخلافۃ شوری بین ستۃ نفر ودخل علیؓ فی الشوری وقال عباسؓ لعلیؓ امدد یدک حتی یقول الناس ہذا عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابع ابن عمہ ولا یختلف منک اثنان وقال ابوبکرؓ لیت انی سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ہذا الامر فمن ہو کنا لا ننازعہ وعلیؓ باحث معاویہ ببیعۃ الناس لہ لا بنص من النبی صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم۔

رہی ظاہر از آزار فاطمہ علیہا الرضوان کہ در حدیث وارد گشتہ است مطلق بہر وجہ مراد نخواہد بود زیراکہ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہا در بعض اوقات از حضرت علیؓ آزار داشتہ چنانکہ در اخبار و آثار آمدہ و نیز حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض ازواج خود را فرمودہ لا تؤذننی فی عائشۃ فان الوحی لا یاتینی و انا فی ثوب امراۃ الا عائشۃ۔ پس آزار عائشہؓ را آزار خود فرمودہ وشک نیست کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا از حضرت امیر آزار داشتہ، پس گوئیم تواند بود ایذائی کہ در احادیث نہی از آن وارد گشتہ است مخصوص باشد بایذائی کہ از ہوائی نفسانی و ارادۂ شیطانی بودہ باشد و آزاری کہ از اظہار کلمۂ حق مطابق حدیث ولفظ است

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ آنجناب کو دفن کرنے سے پہلے اپکی مخالفت کر بیٹھیں پھر جبکہ مقصود پر نصوص قطعیہ ظاہر الدلالت موجود ہوں بلکہ اس جگہ اشارات اور روایات اور بھی ہیں کہ بہت دفعہ ان کے جمع ہونے سے علم قطعی ہوتا ہے جبکہ وہ ان نصوص قطعیہ کے مثل نہ ہوں اور وہ یہ کہ وہ نصوص قطعیہ دربارہ امامت حضرت علیؓ کے متعلق ہیں، محدثین میں سے کسی ثقہ شخص سے ثابت نہیں ہیں باوجودیکہ ان کو امیر المومنین سے شدید محبت ہے اور انھوں نے بہت سی وہ احادیث نقل کی ہیں جو آپ کے مناقب اور امور دنیا و آخرت میں آپ کے کمالات سے تعلق رکھتی ہیں. نیز آپ کے خطبوں رسائل فخر و مباہات کے کلاموں مخاصمات میں اور اس اس وقت کہ لوگ آپ کی بیعت سے مڑ گئے ان کی نقل ثابت نہیں بلکہ آپ نے امر خلافت کو چھ آدمیوں کے مشورہ پر موقوف رکھا اور خود حضرت علیؓ اس شوریٰ میں داخل ہوئے. عباسؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا آپ ہاتھ بڑھائیے میں آپ سے بیعت کروں تاکہ لوگ کہیں کہ آنحضرتؐ کے چچا نے اپنے بھتیجے سے بیعت کرلی تو آپکی بیعت سے دو آدمی بھی نہ پھر سکیں اور ابوبکرؓ نے فرمایا کاش میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس امر خلافت کے بارے میں دریافت کرلیتا پھر جو ہوتا اس میں ہم جھگڑا نہ کرتے. پھر حضرت علیؓ نے حضرت معاویہؓ سے لوگوں کے بیعت کرنے میں مباحثہ کیا لیکن کوئی نص نبیؐ پیش نہیں کی.

اور حضرت فاطمہؓ کی آزار رسانی سے جو بظاہر ممانعت حدیث میں وارد ہے وہ مطلق بہر وجہ مراد نہ ہوگی کیونکہ بعض وقت حضرت فاطمہؓ حضرت امیرؓ سے آزردہ دل ہوئیں چنانچہ احادیث و آثار اس پر دال ہیں نیز حضرت پیغمبر علیہ السلام نے بعض ازواج سے فرمایا مجھکو عائشہؓ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاصل شود ممنوع و منہی عنہ نباشد و معلوم است کہ باعث آزار آنحضرت زہرا علیہا الرضوان از صدیق اکبرؓ بواسطہ منع ارث فدک بودہ و صدیق در منع آن متمسک بحدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام بودہ کہ نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکنا ہ صدقۃ نہ تابع ھواء نفسانی پس داخل وعید نباشد اگر کسی گوید کہ چوں صدیق علیہ الرضوان متمسک بحدیث بودہ و حکمی کہ از آں سرور علیہ السلام شنیدہ بود نقل کردہ و حضرت زہرا علیہا الرضوان چرا در غضب شدہ و آزار کشیدہ کہ آں آزار فی الحقیقت آزار آں سرور بودہ وہو منہی عنہ در جواب گویم کہ ایں غضب و آزار اختیاری و قصدی نبودہ بلکہ بمقتضای طبع بشری و جبلت عنصری بودہ کہ داخل تحت قدرت و اختیار نیست و نہی و منع باآں تعلق ندارد فافہم۔

قال علماء ما ورا النہر اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ را صاحب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواندہ و صاحب پیغمبر قابل ذم و لعن نیست شیعہ در جواب بطریق منع گفتند کہ آیہ قال لہ صاحبہ وھو یحاورہ اکفرت دال است بر اینکہ مصاحبت درمیان مسلم و کافر واقع است یا صاحبی السجن ءاربابٌ متفرقون خیرٌ ام اللہ الواحد القہار نیز موید مقصود است پس حضرت یوسف علیہ السلام کہ پیغمبر است دو کس را صاحب خود خواندہ کہ بت پرست بودند پس ظاہر شد کہ مجرد صاحب پیغمبر بودن دلیل خوبی نیست۔

اقول مثبت للمقالہ الممنوعۃ کہ مصاحبت بشرط مناسبت البتہ موثر است و انکار تاثیر آں مصادم بداہت و معارض عرف و عادت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارہ میں ایذا نہ دو کیونکہ وحی مجھ پر سوائے عائشہؓ کے کسی کے لحاف میں نہیں آتی۔ لہذا آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ کے آزار و آزردگی کو اپنا آزار قرار دیا ہے اور شک نہیں کہ حضرت عائشہؓ حضرت امیرؓ سے آزردہ دل تھیں لہذا ہم کہتے ہیں کہ احادیث میں جس ایذا رسانی کی ممانعت ہے ہو سکتا ہے کہ وہ خواہش نفسانی کے ساتھ مخصوص ہو اور ارادہ شیطان کے ساتھ مشروط ہو اور وہ آزار و آزردگی جو کلمہ حق کے اظہار سے واقع ہو جو مطابق حدیث و نص ہو تو وہ ممنوع نہ ہو پھر اس کا بھی سب کو علم ہے کہ فاطمہؓ کی آزردگی حضرت صدیق اکبرؓ سے بدیں باعث تھی کہ آپ نے فدک سے ارث کو روک دیا تھا اور حضرت صدیق اکبرؓ اس ممانعت میں حدیث نبوی سے حجت لاتے تھے کہ آنجنابؐ نے فرمایا ہم انبیاء کے گروہ ہیں ہم ورثہ نہیں چھوڑتے جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ آپ خواہش نفسانی کے تابع نہ تھے لہذا آپ وعید میں داخل نہیں ہوں گے۔ اگر کوئی کہے کہ جب حضرت صدیقؓ حدیث سے حجت لائے اور آپ نے آنحضرتؐ کا دیا ہوا حکم نقل کیا تو حضرت فاطمہؓ کیوں غصہ ہوئیں کیوں آزردہ خاطر ہوئیں کہ آپکی آزردگی آنحضرتؐ کی آزردگی تھی جس سے ممانعت ہے اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ فاطمہؓ کا غصہ اور آپکی آزردگی باختیار و قصد نہ تھی بلکہ بتقاضائے بشری جبلت عنصری اور بشریت کے تقاضے اختیار و قصد سے باہر ہیں اور ممانعت اور نہی ان کو شامل نہیں۔

علماء ماوراء النہر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے ابوبکرؓ کو حضرت پیغمبر علیہ السلام کا صاحب قرار دیا ہے، لہذا آپ مستحق ملامت و ذم نہیں ٹھہر سکتے۔ شیعہ اس کے جواب میں بطریق منع کہتے ہیں کہ آیت ''قال له صاحبه'' اس سے لیکے صاحب ہے اور وہ جواب و سوال کر رہا تھا کہ تونے کفر کیا'' دلالت کرتی ہے کہ مسلم اور کافر میں مصاحبت ہو سکتی ہے اور آیت '' اے میرے قیدخانہ کے صاحبو کیا مختلف رب بہتر ہیں یا اللہ واحد القہار'' بھی اسی مطالعہ کی تائید کرتی ہے۔ گویا حضرت یوسفؑ جو پیغمبر ہیں دونوں آدمیوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

است۔ ہر کہ او ز آثار صحبت منکر است
جہل او برما مقرر می شود

وچوں درمیان مسلم وکافر مناسبت متحقق نبود از قبول تاثیر صحبت یکدیگر محروم مانند۔ وآنکہ منقول است کہ آن دو بت پرست از برکت صحبت حضرت یوسف علیہ السلام مسلمان شدند و از کیش مشرکان بیزار گشتند، پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ با وجود مناسبت تام از سعادت صحبت آن حضرت علیہ الصلاۃ والسلام چرا مستعد نشود و از کمال و معارف او چوں محروم ماند وحال آنکہ آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام میفرماید ما صب اللہ شیئا فی صدری الا وقد صببتہ فی صدر ابی بکر ہر چند مناسبت بیشتر فوائد صحبت افزوں تر لہذا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ از جمیع اصحاب افضل گشت وہیچ یکی از آنہا بمرتبہ او نرسید چہ مناسبت باآں سرور علیہ السلام از ہمہ بیشتر داشت قال علیہ السلام ما فضل ابوبکر بکثرۃ الصلوٰۃ ولا بکثرۃ الصیام ولکن بشیء وقر فی قلبہ۔ علما گفتہ اند کہ آن شی حب پیغمبر است صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم والفناء فیہ پس انصاف باید کرد کہ چنیں محبوب پیغمبر چوں قابل ذم وطعن باشد۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔

قال علماء ماوراء النہر کہ حضرت امیر باوجود کمال شجاعت در وقت بیعت مردم با خلفائے ثلثہ بودند و منع نفرمودند وخود نیز متابعت فرمودند وایں نیز دلیل حقیت بیعت است وگرنہ قدح آنحضرت رضی اللہ عنہ لازم آید۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو اپنا صاحب کہتے ہیں جو بت پرست تھے اس سے صاف ظاہر ہوا کہ پیغمبر کا صرف صاحب ہونا خوبی کی نشانی نہیں۔ جس کے نصیب میں فلاح و بہبود نہ تھی اس کو نبی کا چہرہ دیکھنا سود مند نہ ہوا۔

ہم مقدمہ ممنوعہ کو ثابت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مصاحبت بشرطِ مناسبت بلاشبہ موثر ہے۔ اور اس کی تاثیر کا انکار کرنا بداہت کو ٹھکرانا ہے اور عرف و عادت سے مقابلہ کرنا ہے چنانچہ ایک بزرگ کیا خوب کہتے ہیں۔ جو صحبت کے آثار کا منکر ہے اس کی جہالت ہمارے نزدیک ثابت ہے۔ اب چونکہ مسلم و کافر میں مناسبت نہ تھی ایک دوسرے کی صحبت کا اثر لینے سے محروم رہ گئے۔ اور یہ جو منقول ہے کہ وہ دو بت پرست حضرت یوسفؑ کی صحبت کی برکت سے مسلمان ہو کر مشرکین کی عادات سے بیزار ہو گئے تو حضرت صدیقؓ پوری مناسبت رکھنے کے باوجود آنحضرتؐ کی صحبت باسعادت سے کیوں سعادت اندوز نہ ہوں اور آنجنابؐ کے کمال و معارف سے کس طرح محروم ہوں چنانچہ آنسرورؐ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ نے میرے سینہ میں جو بھی چیز ڈالی وہ میں نے ابوبکر کے سینہ میں ڈال دی ظاہر ہے جس قدر مناسبت زیادہ اسی قدر فائدہ صحبت زیادہ لہذا اس طرح حضرت صدیقؓ تمام صحابہ سے افضل ٹھہرے اور صحابہ میں سے کوئی بھی آپ کے درجہ تک نہ پہنچ سکا۔ یہ اسی لیے کہ آپکو آنحضرتؐ سے سب سے زیادہ مناسبت تھی۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کو کثرت نماز و روزہ سے فضیلت نہیں دی گئی بلکہ اس چیز کی وجہ سے جو ان کے دل میں ڈالی گئی ہے۔ علماء نے فرمایا ہے کہ وہ چیز محبت اور فنا فی حب رسولؐ ہے پس انصاف کو سامنے رکھتے ہوئے پیغمبرؐ کے ایسے ساتھی کو کس طرح قابل ذم و طعن قرار دیا جائے۔ ان کے مونہوں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیعہ در جواب بطریق نقض گفتند و بالزام مشترک رواں کردند و ممکن توجیہہ بطریق منع ایضاً کما لا یخفی علی من لہ ادنی درایۃ فی المناظرۃ و نمودند کہ قبل از انکہ حضرت امیر از تجہیز و تکفین فارغ شدند خلفائے ثلثہ در ثقیفہ بنی ساعدہ اکثر اصحاب را جمع کردہ برائے ابی بکر رضی بیعت گرفتند و از ان حضرت بعد از اطلاع برائے قلت اتباع و بیم ہلاک اہل حق یا باعث دیگر مباشر حرب نہ شدند و ایں دلالت بر حقیت بیعت نیکند چہ حضرت امیر با کمال شجاعت در ملازمت حضرت پیغمبرؐ بود و پیغمبر با حضرت امیر و سائر صحابہ با کفار قریش جنگ نہ کردہ از مکہ معظمہ مہاجرت نمودند و بعد از مدتی کہ متوجہ مکہ شدند در حدیبیہ صلح نمودند و مراجعت فرمودند پس ہر وجہیکہ برائے جنگ نہ کردن حضرت پیغمبرؐ و حضرت امیر و سائر صحابہ گنجد برائے جنگ نکردن حضرت امیر تنہا می گنجد مع شیٔ زائد چہ ظاہر است کہ حقیقت کفار قریش اصلا متصور نیست۔ و نزد اہل تحقیق این نقض در بالا نیز جاری است چہ فرعون در دعوئ خدائی چہار صد سال بر مسند سلطنت بودہ و ہر یک از شداد و نمرود و غیرہما نیز سالہا دریں دعوی باطل بودند و حضرت اللہ تعالیٰ با کمال قدرت ایشان را ہلاک نکردہ پس ہر گاہ در مادۂ حق سبحانہ تاخیر در دفع خصم گنجد در مادۂ بندہ تنہا بطریق اولی می گنجد۔ و آنچہ فرمود کہ حضرت امیر با ایشاں بیعت کردند وقوع آن بلا اکراہ و تقیہ ممنوع است۔

اقول فی حل الاشکال واللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃ الحال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہت بڑی بات نکلتی ہے۔ یہ لوگ جھوٹ کے سوا کچھ منہ سے نہیں نکالتے۔

علما ماوراء النہر نے فرمایا کہ حضرت امیر باوجود انتہائی بہادر ہونے کے جب خلفاء ثلثہ سے لوگوں نے بیعت کی تو آپ نے منع نہیں فرمایا بلکہ خود بھی متابعت میں حصہ لیا لہٰذا یہ بات بھی بیعت کے حق ہونے پر کھلی دلیل ہے ورنہ حضرت علی رضی کی شان میں فرق آتا ہے۔

شیعہ نے اس کے جواب میں بطریق نقض کہا اور الزام مشترک جاری کیا لیکن اسکی بھی توجیہ بطریق منع ہو سکتی ہے جس کو مناظرہ کے فن سے ذرا سا مذاق ہے اس کے نزدیک یہ بات ظاہر ہے۔ شیعہ نے اس طرح کہا کہ پہلے اس کے کہ حضرت امیر رض آنحضرت کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوں خلفائے ثلثہ نے سقیفہ بنی ساعدہ میں اکثر صحابہ کو جمع کیا اور ابوبکر رض کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اب جب علی رض نے اس بات کی خبر پائی تو متبعین کی کمی اور اہل حق کی بلا وجہ خونریزی سے ڈر کر یا کسی اور امر کی بنا پر مزاحمت پر آمادہ نہ ہوئے تو یہ حقیقت ابوبکر رض کی خلافت کے حق ہونے کو نہیں بتاتی دیکھیے حضرت امیر باوجود اس کے کہ بڑے بہادر تھے اور حضرت پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر اور آپ کے علاوہ تمام صحابہ بھی آنجناب کی ہمراہی میں موجود لیکن پھر بھی کفار قریش سے جنگ کے بغیر مکہ معظمہ سے آنجناب نے ہجرت فرمائی پھر ایک مدت بعد جب واپس مکہ کی طرف پھرے تو حدیبیہ میں پہنچکر صلح کی اور لوٹ کر چلے گئے لہٰذا جو سبب آنحضرت حضرت امیر اور صحابہ کا کفار قریش سے جنگ نہ کرنے کا ہو سکتا ہے وہی سبب حضرت امیر کے جنگ نہ کرنے کا ہو سکتا ہے۔ بلکہ مزید برآں کفار قریش کی سچائی کا وجود ہی نہ تھا مگر حضرت امیر کے مقابل کے لوگ تو پھر بھی کچھ سچائی رکھتے تھے (تو ان کے خلاف حضرت امیر کیسے اٹھتے) اہل تحقیق جانتے ہیں کہ یہ نقض الٹ کر اور پر بھی جاتا ہے (یعنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ علمائے ماوراء النہر مجموع تاخیر حرب حضرت امیر بحضرت ابی بکر رضؓ و متابعت او بصدیق رضؓ دال بر حقیقت خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ ساختہ اند و شک نیست کہ آن منتقض نمی شود بتاخیر حرب حضرت پیغمبر علیہ السلام باکفار قریش و بتاخیر اہلاک اللہ تعالیٰ فرعون و شداد و نمرود را چہ شق ثانی از دلیل در ینجا اصلاً متحقق نیست بلکہ نقیض آن ثابت است زیرا کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم و بارک و حضرت اللہ تعالیٰ غیر از مذمت و تشنیع ایشاں نفرمودہ و جز بہ بدی یاد نکردہ اند فاین ہذا من ذٰلک وچون شیعہ در بیعت امیر بصدیق رضؓ مجال انکار نداشتند کہ این خبر بحد تواتر رسیدہ و انکار آں مصادم بدیہہ عقل بود لضرورت باکراہ و تقیہ قائل گشتند و در ابطال خلافت صدیق رضؓ بہتر ازین مجال سخن نیافتند و مخلصی از برائے خود ازین تتوانستند پیدا کرد۔

فاقول فی بیان حقیقۃ خلافۃ الصدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ و رفع احتمال الاکراہ و التقیۃ کہ اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بعد رحلت حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و بارک پیش از دفن بنصب امام مشغول گشتند و نصب امام را بعد از انقراض زمان نبوت واجب دیدند بل جعلوہ اھم الواجبات زیرا کہ آنسرور علیہ السلام امر فرمودہ بود باقامت حدود و سد ثغور و تجہیز جیوش از برائے جہاد و حفظ اسلام و ما لا یتم الواجب المطلق الا بہ وکان مقدوراً فھو واجبٌ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے) کیونکہ فرعون چار سو سال تک تخت سلطنت پر بیٹھا دعویٰ خدائی کرتا رہا اسی طرح شداد نمرود وغیرہ سالہا سال تک اس باطل دعوے میں غلطاں و پیچاں رہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو باوجود اپنی کمال قدرت کے ہلاک نہیں کیا لہذا جب اللہ تعالیٰ کے حق میں دشمن کے دفعیہ میں تاخیر اور ڈھیل کی گنجائش ہے تو بندہ کے حق میں تو لامحالہ اس کی گنجائش ہوگی۔ اور یہ جو کہا ہے کہ حضرت امیر نے خلفائے ثلثہ سے بیعت کی تو اس کا وقوع بغیر جبر اور تقیہ کے ناقابل تسلیم ہے

(جواب) اس اشکال کے حل کے لیے ہمارا یہ کہنا ہے کہ علمائے ماوراء النہر نے ابوبکر صدیق رض کی خلافت کی حقیقت پر دونوں امور ملحوظ رکھے ہیں یعنی حضرت امیر کا حضرت ابوبکر سے دربارہ خلافت جنگ نہ کرنا اور ساتھ ساتھ ان کی متابعت و بیعت میں حصہ لینا لہذا اس میں شک نہیں کہ اس صورت میں کوئی نقص وارد نہیں ہوتا نہ اس میں قباحت کہ حضرت پیغمبر نے کفار قریش سے جنگ کرنے میں تاخیر کیوں فرمائی نہ اس میں کوئی خرابی کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون شداد نمرود کو ہلاک کرنے میں درنگ کیوں فرمائی۔ کیونکہ یہاں دوسری صورت کا سرے سے وجود ہی نہیں بلکہ اس کا نقیض موجود ہے ظاہر ہے حضرت پیغمبر علیہ السلام نے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کفار کی برائی و مذمت ہی فرمائی اور ان کو بغیر برائی کے کبھی یاد نہیں کیا تو کہاں یہ معاملہ اور کہاں وہ (یعنی حضرت امیر نے تو صدیق رض کی تعریف فرمائی اور ان سے بیعت لی) پھر حضرت امیر کی بیعت حضرت ابوبکر سے چونکہ بطریق تواتر نقل ہوئی ہے اور اس سے انکار گویا بداہت کا انکار ہے اس لیے جب شیعہ کو اس سے انکار کا موقع نہ مل سکا تو مجبوراً اکراہ اور تقیہ کے قول سے آڑ پکڑی اور حضرت صدیق رض کی خلافت کے بطلان کے لیے اس سے بہتر لب کشائی کا کوئی راستہ ان کو نہ سوجھا جب ان کی خامی کا صرف یہ ایک ہی راستہ رہ گیا تو ہم اسی اکراہ و تقیہ کے احتمال کو باطل کرنے اور خلافت حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لہذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ گفت ایُّھا الناس من کان یعبد محمداً فان محمداً قدمات و من کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت فلابُدّ لھذا الامر من یقوم بہ فانظروا وھاتوا اراءکم فقالوا صدقت - پس اول حضرت عمرؓ بصدیقؓ بیعت کرد بعد ازاں جمیع اصحاب از مہاجرین و انصار رضی اللہ تعالےٰ عنہم بیعت کردند و بعد از بیعت ایشان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بر منبر برآمد و بجانب قوم ملاحظہ نمود زبیرؓ را نیافت فرمود کہ حاضر سازند چون حاضر گشت صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمود کہ میخواہی کہ اجماع مسلمانان را بشکنی زبیرؓ گفت لاتثریب یا خلیفہ رسول اللہ پس بصدیقؓ بیعت کرد باز حضرت صدیق رضی اللہ عنہ در قوم ملاحظہ فرمود حضرت امیرؓ را نیافت فرمود کہ طلبند چون حاضر شد صدیقؓ گفت کہ میخواہی کہ باجماع مسلمانان شکست آری گفت لاتثریب یا خلیفۃ رسول اللہ فبایعہ حضرت امیر و زبیر از برائی تاخیر بیعت خود عذر گفتند کہ ما غضبنا الا لنا خیرنا عن المشورۃ وانا نری ابابکر احق الناس بھا انہ صاحب الغار وانا نعرف شرفہ وخیرہ ولقد امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالصلوۃ بین الناس وھو حی - قال الشافعی رحمۃ اللہ علیہ بایع الناس علی خلافۃ ابی بکر وذلک انہ اضطر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدیق رضؓ کو حق بتانے کے لیے کہتے ہیں کہ اصحاب کرام وفات آنحضرتؐ کے
بعد اور دفن سے پہلے انتخاب امام کے مسئلے میں لگ گئے اور امام کے تقرر کو انھوں
نے ختم زمانہ نبوت کے بعد واجب بلکہ اہم الواجبات جانا کیونکہ آنسرورؐ فرما
چکے تھے کہ حدود قائم کی جائیں سرحدات پر حفاظتی امور عمل میں لائے جائیں
جہاد و حفاظت اسلام کے لیے فوجوں کو تیار کیا جائے تو یہ احکام واجب
ہوئے اور ان کو سرانجام کرنا بغیر امام کے ممکن نہیں لہذا جس چیز کے بغیر واجب
کا وجود نہ ہو سکے، اور وہ دائرہ قدرت میں بھی ہو تو وہ چیز بھی واجب ہوتی ہے
پس انتخاب امام بھی واجب ہوا۔ لہذا حضرت صدیق اکبر رضؓ نے فرمایا اے لوگو جو
شخص محمدؐ کی عبادت کیا کرتا تھا تو محمدؐ وفات فرما گئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا
تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے، نہیں مرے گا، پس اس خلافت کا کوئی ذمہ دار مہیا ہونا
چاہیے، اور اب تم اس پر غور کرو اور اپنی رائے پیش کرو سب نے کہا آپ
صحیح فرماتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت عمر رضؓ نے سب سے پہلے حضرت صدیق
سے بیعت کی بعد میں تمام مہاجر و انصار نے بیعت کے لیے ہاتھ بڑھایا
بیعت لینے سے فراغت کے بعد حضرت ابوبکرؓ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور
حاضرین پر نظر ڈالی حضرت زبیرؓ کو ان میں نہ پا کر آپ نے ان کو طلب فرمایا
جب زبیرؓ موجود ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ زبیرؓ کیا تم اجماع مسلمین
کو توڑنا چاہتے ہو انھوں نے جواب دیا، یا خلیفہ رسول اللہ ہرگز نہیں اور
پھر خود حضرت صدیق رضؓ سے بیعت کی حضرت صدیق رضؓ نے پھر حاضرین پر نظر
ڈالی تو حضرت امیرؓ کو نہ پایا آپ نے ان کو بھی طلب فرمایا جب حضرت امیرؓ
آگئے تو حضرت صدیق رضؓ نے ان سے پوچھا کہ آپ اجماع امت توڑنا چاہتے
ہیں انھوں نے بھی یہی جواب دیا کہ اے خلیفۂ رسولؐ ہرگز نہیں پھر خود بھی بیعت کی،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ وسلم فلم یجدوا تحت ادیم السماء خیراً من ابی بکرؓ فولوہ رقابھم۔ وایضاً، اجماع امت بر حقیت خلافت یکی از ابی بکرؓ و علیؓ و عباسؓ واقع شدہ بود و علیؓ و عباسؓ با بوبکر منازعت نہ کردند بلکہ بیعت کردند، پس اجماع بر امامت ابی بکرؓ بتمام شد چہ اگر ابوبکرؓ بحق نمی بود علیؓ و عباسؓ با و منازعت میکردند چنانچہ علی بمعاویہؓ منازعت کرد با وجود شوکت از معاویہ طلب حق کرد تا آنکہ خلق کثیر را بکشتن داد مع ان الطلب اذ ذاک اشد و فی اول الامر اسھل لکون عھدھم بالنبی اقرب وھممھم فی تنفیذ احکامہ ارغب و ایضا عباسؓ از امیر طلب بیعت کرد و امیر قبول نکرد اگر حق جانب او میدید قبول میکرد و حال آنکہ زبیر باکمال شجاعت با وجود بنو ہاشم و جمعی کثیر با و متفق بودند، و اجماع کافی است از برائی حقیت خلافت ابی بکرؓ اگرچہ نص بر خلافت او وارد نشدہ کما ذہب الی جمہور العلماء بلکہ اجماع اقوی است از نصوص غیر متواترہ چہ مدلول اجماع قطعی است و مدلول آں نصوص ظنی با آنکہ گوئیم کہ نصوص ہم وارد گشتہ اند از برائی حقیت خلافت کما ذکرہ المحققون من المحدثین و المفسرین یعنی قول الجمہور من علماء اھل السنۃ علی ما ذکرہ بعض المحققین انہ علیہ السلام لم ینص علیھا لانہ علیہ السلام لم یامر بھا لاحد بما ذکرنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب حضرات امیرؓ و زبیرؓ نے تاخیر بیعت کا عذر بدیں الفاظ ظاہر فرمایا " ہمیں صدمہ صرف یوں ہے کہ ہم مشورہ سے پیچھے رہے ورنہ ہم ابوبکرؓ کو تمام لوگوں میں زیادہ حقدار خلافت جانتے ہیں کیونکہ وہ آنحضرتؐ کے غار کے ساتھی ہیں اور ہم ان کے شرف و بزرگی کے قائل ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ان کو نماز کے لیے سب لوگوں میں منتخب فرمایا۔ شافعیؒ نے فرمایا کہ سب لوگوں نے باتفاق خلافت ابوبکرؓ منظور کی کیونکہ وہی سب میں فضیلت و مرتبہ والے تھے اور جب روئے زمین پر انھوں نے حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ کر کسی کو بھلا نہیں پایا تو بلا چون و چرا سب نے ان کے سامنے سر اطاعت خم کر دیا۔ پھر یہ بھی ہے کہ اجماع امت ابوبکرؓ و علیؓ و عباسؓ میں سے کسی ایک پر ہوا تھا ان میں سے جب علی اور عباسؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے جھگڑا نہیں کیا بلکہ خود بھی بیعت کر لی تو گویا اب اجماع امت امامت ابوبکرؓ پر خود بخود قائم ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ اگر ابوبکرؓ حقدار امامت نہ ہوتے تو علیؓ و عباسؓ ان سے نزاع کرتے چنانچہ علیؓ نے حضرت معاویہؓ سے نزاع کیا اگرچہ اس وقت معاویہؓ شوکت و شان کے مالک تھے مگر بایں ہمہ آپ نے حضرت معاویہؓ سے اپنا حق طلب فرمایا حتیٰ کہ بڑی خونریزی تک نوبت آئی حالانکہ اس وقت طلب حق کرنا زیادہ دشوار تھا بہ نسبت پہلے موقعہ کے (یعنی ابتداء خلافت میں) کیونکہ اس وقت نبیؐ سے زمانہ قریب نہ تھا اور آپ کے احکام کے نفاذ کی طرف لوگوں کو رغبت بھی بیشتر تھی اور یہ بات بھی فراموش کرنے کے قابل نہیں کہ حضرت عباسؓ نے حضرت امیرؓ سے بیعت طلب کی حضرت امیرؓ نے اس کو قبول نہیں فرمایا اگر علیؓ حضرت عباسؓ کی رائے کو حق جانتے تو ان کی فرمائش کو کبھی نہ ٹالتے۔ اور حال یہ تھا کہ حضرت زبیرؓ جیسے شجاع کامل آپ کے ساتھ تھے اور بنی ہاشم اور ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ظہر حقیۃ خلافۃ الصدیق وبطل احتمال الاکراہ والتقیۃ
تقیہ آن زمان احتمال داشت کہ اہل آن عصر تابع حق نمی
بودند و بسعادت خیر القرون نمی مستعد نمی گشتند۔ قال
ابن الصلاح والمنذری الصحابۃ کلہم عدول قال ابن
الحزم الصحابۃ کلہم من اہل الجنۃ قطعاً قال سبحانہ
تعالیٰ لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل
اولئک اعظم درجۃً من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا
وکلاً وعد اللّٰہ الحسنیٰ لانہم المخاطبون فثبت لہم الحسنیٰ
وہی الجنۃ۔ ولا یتوہم ان التقیید بالانفاق والقتال فیہا
یخرج من لا یتصف بذلک منہم لان تلک القیود خرجت
مخرج الغالب فلا مفہوم لہا علی ان المراد من تصف بذلک و
لو بالقوۃ والعزم۔ وایضاً اکراہ وتقیہ مستلزم نقص آن حضرت است
کرم اللّٰہ سبحانہ وجہہ زیرا کہ در اکراہ ترک عزیمت است ودر تقیہ
کتمان حق کہ منہی عنہ است ہرگاہ مومن عامی مہما امکن بترک
اولی راضی نشود ومرتکب منہی عنہ نگردد فکیف اسد اللّٰہ
وزوج بنت رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہ
در شجاعت وصفدری بی نظیر بود مرتکب چندین امور
ناشائستہ گردد وایشان از کمال جہالت وفرط ضلالت قدح
آں حضرت را مدح گمان کردہ اند ونقصان اورا کمال
دانستہ اَفَمَنْ زُیِّنَ لَہٗ سُوْءُ عَمَلِہٖ فَرَاٰہُ حَسَنًا

وقول علماء ماوراء النہر چون شیعہ سب ولعن حضرات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جماعت کثیر ۔ ان کے ساتھ متفق تھی۔ اور خلافت ابی بکرؓ کی حقیقت کے ثبوت کے لیے اجماع کافی گو نص اس سلسلہ میں وارد نہیں جیسا کہ جمہور علماء کا قول ہے بلکہ اجماع نصوص غیر متواترہ سے زیادہ قوی ہے کیونکہ اجماع کی دلالت قطعی ہے اور نصوص کی دلالت ظنی یا ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ حقیقت خلافت ابو بکرؓ پر نصوص بھی وارد ہیں جیسا کہ اہل تحقیق محدثین و مفسرین کا مسلک ہے پس جمہور علماء اہل سنت کے قول کا مطلب ان بعض محققین کے نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے نص نہیں فرمائی یعنی اس کا حکم کسی کو نہیں دیا، پس ان مذکورہ دلائل سے حضرت صدیقؓ کی خلافت کا حق پر ہونا ثابت ہوگیا اور اکراہ اور تقیہ کا احتمال باطل ہوگیا۔ پھر تقیہ کا احتمال تو اس وقت محل سکتا ہے کہ اہل زمانہ حق کے پیرو نہ ہوں اور خیر القرون قرنی کی سعادت سے مشرف نہوں دیکھن یہاں معاملہ اس کے خلاف ہے) چنانچہ ابن صلاح اور منذری نے کہا کہ صحابہ سب کے سب عادل و ثقہ ہیں ابن حزم نے کہا کہ صحابہ کل قطعی جنتی ہیں، اللہ تعالےٰ نے فرمایا ,, فتح مکہ سے پہلے جن صحابہ نے دین کی نصرت میں اپنا مال خرچ کیا اور جہاد کیا۔ ان کا درجہ ان لوگوں سے بڑھا ہے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے سب سے حسنیٰ کا وعدہ فرمایا ہے،، اب اس سے خطاب انہی صحابہ کو ہے، تو ان کے لیے حسنیٰ (جنت) کا ثبوت ملا۔ پھر یہاں یہ وہم پیدا نہ ہو کہ خرچ و جہاد کی قید اس فرمان سے ان صحابہ کو نکالتی ہے جن سے یہ دونوں امر صادر نہیں ہوئے کیونکہ یہ قیدیں بطور غالب احوال کے لگی ہیں لہذا ان کے لیے مفہوم مخالف نہیں علاوہ اس کے انفاق و قتال سے مراد بالارادہ و بالقوہ انفاق و قتال بھی ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ نہیں سوچتے کہ اکراہ و تقیہ کا احتمال تو حضرت امیرؓ کی ذات اقدس میں نقص پیدا کرتا ہے کیونکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیخین و ذی النورین و بعضی از ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کہ کفر است تجویز کنند بر بادشاہ اسلام بلکہ بر سائر انام بنا برامر ملک علام قتل و قمع آنہا اعلاء لدین الحق واجب و لازم است و تخریب ابنیہ و اخذ اموال و امتعہ ایشان جائز۔

شیعہ در جواب بطریق منع گفتہ اند کہ شارح عقائد نسفی در بنیکہ سب شیخین کفر باشد اشکال کردہ وصاحب جامع الاصول شیعہ را از فرق اسلامی شمردہ وصاحب مواقف ہم برین رفتہ و نزد امام محمد غزالی سب شیخین کفر نیست و شیخ اشعری شیعہ را اہل قبلہ را کافر نمیداند۔ پس انچہ این حضرات در تکفیر شیعہ گفتہ نہ موافق بسبیل مومنان است و نہ مطابق حدیث و قرآن۔

اقول مثبتاً للمقدمہ الممنوعہ کہ سب شیخین کفر است واحادیث صحیحہ بران دال است منہا ما اخرج المحاملی و الطبرانی والحاکم عن عویم بن ساعدۃ انہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارک قال ان اللہ تعالیٰ اختارنی واختارلی اصحابا فجعل منہم وزراء وانصارًا واصہارا فمن سبہم فعلیہ لعنۃ اللہ و الملائکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہ صرفًا ولاعدلاً وکما اخرج الدارقطنی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وبارک قال سیاتی من بعدی قوم یقال لہم الرفضۃ فان ادرکتم فاقتلوہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اکراہ کی صورت میں ترک افضیلت ہے اور تقیہ کی شکل میں حق پوشی ہے اور یہ دونوں ممنوع ہیں۔ جب عام مومن حتی الامکان بہتر چیز کے چھوڑنے پر راضی نہیں ہوتے اور ممنوع بات کا ارتکاب نہیں کرتے تو کس طرح شیر خدا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے شوہر، شجاعت و بہادری میں بے نظیر ایسے ناشائستہ امور کے مرتکب ہوں اور یہ شیعہ انتہائی جہالت و گمراہی کے باعث نقص آنحضرتؐ کو تعریف گمان کرتے ہیں اور آپکی کمزوری کو آپ کا کمال جانتے ہیں۔" کہا جسکو برے اعمال اچھے کرکے دکھائے جائیں اور وہ ان کو واقعی اچھا سمجھنے لگے " علمائے ماوراء النہر نے فرمایا کہ جب شیعہ حضرات شیخین ذی النورین اور ازواج مطہرات کو گالی دیتے ہیں اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں تو بروئے شرع کا فرہوئے لہذا بادشاہ اسلام اور نیز عام لوگوں پر بحکم خداوندی اور اعلاء کلمۃ الحق کی خاطر واجب ولازم ہے کہ ان کو قتل کریں، ان کا قلع قمع کریں ان کے مکانات کو برباد و ویران کریں ان کے مال و متاع چھین لیویں یہ سب مسلمانوں کے لیے جائز وروا ہے۔

شیعہ نے اس کے جواب میں بطریق منع کہا کہ شارح عقائد نسفی نے اس امر پر کہ شیخین کو گالی دینا کفر ہے اشکال پیش کیا ہے۔ صاحب جامع اصول نے شیعہ کو اسلامی فرقوں میں شمار کیا ہے اور صاحب مواقف نے بھی یہی لکھا ہے امام محمد غزالیؒ کے نزدیک شیخین کو گالی دینا کفر نہیں اور شیخ اشعری شیعوں کو بلکہ تمام اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے لہذا یہ حضرات جو شیعوں کو کافر کہتے ہیں نہ تو مومنین کے ساتھ ان کا خیال ملتا ہے نہ قرآن و حدیث کی رو سے یہ اپنے خیال میں حق بجانب ہیں۔

(جواب) ہم اسی مقدمہ کو کہ سب شیخین کفر ہے اور احادیث

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فانہم مشرکون قال قلت یارسول اللہ ما العلامۃ فیہم
قال یفرطونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف واخرجہ
عنہ من طرق اُخری نحوہ و نادہ عنہ و آیۃ ذلک انہم
یسبون ابا بکرؓ وعمرؓ من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ
والملائکۃ والناس اجمعین ۔ و امثال ایں حدیث بسیار آمدہ
کہ ایں رسالہ گنجائش ذکر آنہا ندارد ۔ و ایضاً سب تخجیں موجب
بغض ایشاں نسبت و بغض ایشاں کفر است ۔ بخبر من ابغضہم
فقد ابغضنی ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ
والغماً اخرج ابن عساکر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم قال حب ابی بکرؓ وعمرؓ ایمان وبغضہما کفر ۔ واخرج
عبد اللہ بن احمد عن انسؓ مرفوعاً انی لارجوا متی فی حبہم
مانی قول لا الہ الا اللہ ۔ و بغض ایشان را بر حب ایشان مقالیہ
باید کرد لانہا علی طرفی نقیض ۔ و نیز تکفیر مومن موجب کفر است
چنانچہ در حدیث صحیح وارد است من رمی رجلاً بالکفر و
قال عدو اللہ ولیس کذلک انکان کما قال والا رجعت
علیہ ۔ وما بیقین میدانیم کہ ابی بکرؓ وعمرؓ مومنا نند و
دشمنان خدا نیستند و مبشر بجنۃ اند پس تکفیر ایشان راجع
بقائلان باشد بمقتضائے ایں حدیث فیحکم بکفرہم وایں حدیث
اگرچہ خبر واحد است اما تکفیر از و معلوم میشود اگرچہ جاحد
او کافر نشود و قال امام عصرہ ابو زرعۃ الرازی من
اجل شیوخ الاسلام اذا رایت الرجل ینقص احدامن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحیح اس پر دال ہیں ثابت کرتے ہیں ان میں سے ایک وہ حدیث ہے جس کی روایت محاملی طبرانی اور حاکم عویم بن ساعدہؓ سے کرتے ہیں آنجنابؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے مجھکو پسند فرمایا اور میرے اصحاب کو میرے لیے بعض کو ان میں سے وزیر بنایا۔ بعض کو مددگار اور بعض کو رشتہ دار اب جو ان کو گالی دے گا اس پر اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی اور اللہ تعالےٰ نہ اس کی توبہ اور فدیہ قبول فرمائے گا نہ فرض و نوافل اس کے درجہ قبولیت کو پہنچیں گے اسی طرح دارقطنی حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد ایسی قوم آئیگی جن کو رافضی کہیں گے اگر تم ان کو پاؤ تو ان کو قتل کرو۔ کیونکہ وہ مشرک ہوں گے (علیؓ) کہتے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی نشانی اور پہچان کیا ہے آنجنابؐ نے فرمایا آپ کی شان میں ایسی صفات بیان کرکے بڑھائیں گے جو آپ میں نہیں ہوں گی۔ نیز سلف پر طعن کریں گے اور اسی حدیث کی روایت دوسرے طرق سے بھی کی ہے اور ایک روایت میں اس طرح زیادتی بھی ہے کہ ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو گالی دیں گے اور جو میرے اصحاب کو گالی دے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اسی طرح کی بہت سی احادیث نقل ہیں۔ جو اس رسالہ میں نہیں سما سکتیں۔

نیز شیخین کو گالی دینا ان کے ساتھ بغض رکھنے کا موجب ہے اور ان کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے دلیل یہ حدیث ہے "جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے مجھکو اذیت دی اور جس نے مجھکو اذیت دی اس نے خدا کو اذیت پہنچائی۔ ابن عساکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کیساتھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اصحاب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فاعلم
انہ زندیق وذلک لان القران حق والرسول
حق وما جاء بہ حق وما ادی علینا ذلک کلہ
الامن الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فمن جرحہم
انما اراد ابطال الکتاب والسنۃ فیکون الجرح
بہ الصق ویحکم علیہ بالزندقہ والضلالۃ والکذب
والعناد وقال سھل بن عبد اللہ التستری وناھیک
بہ علماً وزھداً ومعرفۃ وجلالۃ من لم یومن
باصحابہ لم یومن برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسئل عبد اللہ بن المبارک وکفاک بہ جلالۃ
وعلماً ایھما افضل معاویۃ اوعمر بن عبد العزیز فقال الغبار
الذی دخل انف فرس معاویۃ مع رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم خیر من عمر بن عبد العزیز کا نہ
اشار بذلک الی ان فضیلۃ صحبتہ ورویتہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یعد لھا شیٔ۔ وھذا فی غیر اکابر الصحابۃ
رضوان اللہ علیھم ممن لم یضم الا بمجرد رویتہ صلی اللہ
علیہ وسلم فما بالک فی من ضم الیھا انہ قاتل مع صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اوفی زمنہ بامرہ اونقل شیئاً من الشریعۃ
الی من بعدہ اوانفق شیئاً من مالہ بسببہ فھذا
مما لا یمکن ادراک فضلہ وشک نیست کہ شیخین از اکابر صحابہ
اند بلکہ افضل ایشان پس تکفیر بلکہ تنقیص ایشان موجب کفر وزندقہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محبت ایمان ہے اور ان کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے۔ عبداللہ بن احمد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں اپنی امت کے واسطے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت رکھنے میں اتنی ثواب کی امید رکھتا ہوں جو امید مجھے ان کے لا الہ الا اللہ کہنے میں ہے اب لکے ساتھ بغض رکھنے کو ان کی محبت پر قیاس کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے نقیض ہیں۔ نیز مومن کو کافر ٹھہرانا کفر کا سبب ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ جس نے کسی پر کفر کی تہمت لگائی اور کہا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے۔ اگر وہ ایسا ہے تو خیر ورنہ یہ تہمت اسی پر لوٹتی ہے۔ اور ہم یقین سے جانتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ مومن ہیں اور خدا کے دشمن نہیں اور ان کو جنت کی خوش خبری دی گئی ہے لہذا ان کو کافر کہنے سے کفر کہنے والے کی طرف لوٹے گا اور اس پر یہی حدیث دال ہے پس ان پر کافر ہونے کا حکم لگایا جائیگا۔ یہ حدیث گو خبر واحد ہے لیکن ان کی تکفیر کا حکم اس سے معلوم ہوتا ہے اگرچہ اس کا منکر کافر نہیں ہوتا۔ اجل شیوخ اسلام امام عصر ابو زرعہ رازی کہتے ہیں کہ جب تم کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی تنقیص کرتے دیکھو تو جان لو کہ وہ زندیق ہے اور یہ اسلیئے کہ قرآن حق ہے رسول حق ہیں اور جو آپ لائے ہیں وہ حق ہے اور یہ سب کچھ ہمیں صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہی پہنچا ہے اب ان پر جو جرح کرتا ہے تو وہ گویا کتاب اور سنت کو رد کرتا ہے۔ لہذا جرح اسی پر زیادہ موزوں ہے اور اس پر زندیق گمراہ جھوٹا اور معاند ہونے کا حکم لگایا جائیگا۔ فرمایا سہل بن عبداللہ تستری نے جنکا علم زہد معرفت اور جلالت شان محتاج تعارف نہیں کہ جس کو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوش عقیدگی نہ ہو وہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لایا عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا (اور آپکی ذات بھی علم وجلالت شان میں محتاج بیان نہیں) کہ معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز آپنے کہا کہ وہ غبار جو حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وضلالہ باشد کما لا یخفی۔ وفی المحیط لمحمد رحمۃ اللہ تعالٰی لا یجوز الصلوٰۃ خلف الروافضۃ لانھم انکروا خلافۃ الصدیق وقد اجتمعت الصحابۃ علی خلافتہ۔ وفی الخلاصۃ من انکر خلافۃ الصدیق فانہ کافر ویکرہ الصلوٰۃ خلف صاحب ھواء او بدعۃ ولا یجوز خلف الرافضۃ ثم قال ان کل ما ھو ھوی یکفر بہ لا یجوز والا یجوز ویکرہ وکذا من انکر خلافۃ عمرؓ فی الاصح ہرگاہ انکار خلافت ایشاں کفر باشد فکیف حال من سبھم او لعنھم۔

پس ظاہر شد کہ تکفیر شیعہ مطابق احادیث صحاح و موافق طریق سلف است و آنکہ از بعضے از اہل سنت عدم تکفیر شیعہ نقل کردند برتقدیر صحت و دلالت آن بر عدم تکفیر اینہا محمول بر توجیہ و تاویل است لتطابق الاحادیث و مذہب جمہور العلماء۔ وایضاً شیعہ از سب و لعن حضرت عائشہ صدیقہؓ انکار کردہ و در بارہ آنحضرت علیہا الرضوان بسبب مخالفۃ نص طعن و تشنیع ثابت کردند۔ و گفتند آنچہ خبث و فحش در بارہ عائشہؓ بشیعہ نسبت کردہ اند حاشا ثم حاشا اما چوں عائشہؓ مخالفت امر وقرن فی بیوتکن نمودہ ببصرہ درآمدہ و بہ حرب آنحضرتؓ اقدام نمودہ و بحکم حدیث حربك حربي حرب حضرت امیر حرب حضرت پیغامبر است صلے اللہ علیہ وسلم و محارب پیغامبر یقیناً مقبول نیست بنا بریں مورد طعن شدہ و پوشیدہ نماند کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معاویہ رضی کے گھوڑے کے ناک میں داخل ہوا جبکہ وہ آنجناب کے ہمرکاب تھے بہتر ہے عمر بن عبدالعزیز سے۔ گویا آپ نے اس سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحبت اور آپکی رویت کا مقابلہ کوئی چیز بھی نہیں کر سکتی۔ پھر یہ ذکر انکا ہے جو اکابر صحابہ نہیں ہیں اور آپ کو صرف دیکھنے کا شرف ان کو نصیب ہے۔ پھر ذرا خیال تو کرو کہ جنہوں نے آپ کو دیکھنے کے باوجود آپکی ہمراہی میں جہاد کیا ہو یا آپ کے زمانہ میں آپ کے حکم سے جہاد میں شرکت کی ہو یا آپ کے بعد آنے والوں تک شریعت کی کوئی بات پہنچائی ہو یا صرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنا کچھ مال خرچ کیا ہو تو ایسے بزرگوں کی فضیلت تک ذہن کی رسائی ممکن نہیں اور اس میں شک نہیں کہ شیخین رض اکابر صحابہ رض میں سے ہیں بلکہ افضل صحابہ رض ہیں پس انکو کافر ٹھیرانا بلکہ ان کی تنقیص کرنا کفر و زندقہ اور گمراہی کا باعث ہے۔ نماز کا مسئلہ) محیط میں حضرت امام محمد فرماتے ہیں کہ رافضیوں کے پیچھے نماز جائز نہیں کیونکہ وہ خلافت حضرت صدیق رض سے منکر ہیں حالانکہ صحابہ کا آپکی خلافت پر اتفاق ہے۔ خلاصہ میں ہے۔ جو حضرت صدیق رض کی خلافت سے انکار کرے وہ کافر ہے اور ہر صاحب خواہش اور صاحب بدعت کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور رافضیوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں پھر صاحب خلاصہ کہتے ہیں کہ ہر وہ خواہش جو کفر کی حد تک پہنچائے اس خواہش والے کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اگر کفر کی حد تک نہ پہونچا سکے تو نماز جائز ہے۔ لیکن مکروہ اور اصح قول پر یہی حکم اس شخص کا ہے جو حضرت عمر رض کی خلافت سے انکار کرتا ہے لہذا جب ان کی خلافت سے انکار کفر ٹھہرا تو اس کا کیا حال ہوگا جو انکو گالی دے یا ان پر لعنت بھیجے اس تقریر سے صاف ظاہر ہوا کہ شیعہ کو کافر ٹھہرانا احادیث صحاح کے مطابق اور طریق سلف کے موافق ہے اب بعض اہل سنت سے عدم تکفیر شیعہ کا جو خیال نقل ہے اگر اس کو صحیح مانکر عدم تکفیر پر اس کی دلالت کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امر بملازمۃ بیوت و نہی از خروج آنہا مطلق کہ شامل جمیع احوال وازمنہ باشد مراد نیست وخروج بعضی ازواج آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام باو در بعضی اسفار بر آں دلالت میکند پس امر بملازمۃ بیوت مخصوص گشت بوقتی دون وقت وحال دون حال ودر رنگ عام مخصوص البعض شد وعام مخصوص البعض از روئے مدلول ظنی است مجتہد را جائز است کہ افراد دیگر ہم بعلۃ مشترکہ ازان اخراج نماید وشک نیست کہ حضرت صدیقہؓ عالمہ و مجتہدہ بودہ وترمذی از ابی موسیٰؓ روایت میکند کہ او گفتہ کہ ما اشکل علینا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدیث قط فسألنا عائشہؓ الاوجدنا عندھا علماً وہمچنیں ترمذی از موسیٰ ابن طلحہ روایت میکند کہ او گفتہ مارأیت احدا افصح من عائشہؓ پس تواند بود کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ خروج خود را در بعضی اوقات یا بعضی احوال از برائی بعضی منافع و مصالح ازاں مخصوص کردہ باشد ولا محذور فیہ ولا طعن علی انا نقول الظاھر من الآیۃ نھی الخروج بلا ستر وحجاب کما دل علیہ قولہ سبحانہ بعدہ ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی واما الخروج مع الستر والحجاب فخارج عن النھی

وخروج حضرت صدیقہؓ از برائی اصلاح بودنہ برائی حرب کما قال بعض المحققین واگر از برائے حرب باشد چنانکہ مشہور است فلاباس بہ ایضا لانہ عن اجتہاد لا عن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مان لیا جائے تو اس کو کسی توجیہ و تاویل پر محمول کریں گے تاکہ وہ احادیث اور مذہب جمہور علماء کے مطابق ہو۔ نیز شیعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سب و لعن سے انکار کر کے مخالفت نص قرآنی کی بنا پر آپ پر طعن و تشنیع ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس خبث و فحش کلامی کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں شیعہ پر الزام لگایا جاتا ہے خدا کی پناہ (ہم اس سے بری ہیں) ہاں البتہ جب عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم خداوندی وقرن فی بیوتکن (اور رہو اپنے گھروں میں) کی مخالفت کی اور بصرہ میں آکر حضرت امیر کے خلاف صف آرا ہوئیں جب کہ بمطابق حدیث تمہارے ساتھ لڑائی میرے ساتھ لڑائی ہے تو گویا حضرت امیر سے جنگ کرنا خود حضرت پیغمبر علیہ السلام سے جنگ کرنا ہے اور آنجناب سے جنگ کرنے والا یقیناً مقبول نہیں لہٰذا اس بنا پر عائشہ رضی اللہ عنہا طعن و تشنیع کا نشانہ بنیں۔ (جواب) اور پوشیدہ نہ رہے کہ گھروں میں رہنے کا حکم اور ان سے نکلنے کی ممانعت مطلق مراد نہیں کہ تمام حالات اور زمانوں کو شامل ہو۔ کیونکہ بعض ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود آنجناب کے ساتھ بعض سفروں میں جانا اس پر دلالت کرتا ہے لہٰذا گھروں میں رہنے کی خاص خاص اوقات و احوال سے تخصیص ہو گئی اور عام مخصوص البعض کے زمرہ میں آ گیا اور عام مخصوص البعض کا مفہوم ظنی ہوتا ہے مجتہد کے لیے اختیار رہتا ہے کہ وہ دوسرے افراد کو علت مشترکہ کے ذریعہ اس سے خارج کرے۔ اور بلاشبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عالمہ مجتہدہ تھیں چنانچہ ترمذی ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت لاتے ہیں کہ انھوں نے کہا ہم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی حدیث کے بارے میں کوئی اشکال ہوا اور ہم نے اس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے پیش کیا تو ہم نے اس کے متعلق ان کے پاس پورا پورا علم پایا اور اسی طرح ترمذی موسیٰ ابن طلحہ رضی اللہ عنہ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ھواءٍ ۔ چنانکہ شارح مواقف از آمدی نقل میکنــد کہ واقعات جمل وصفین از روئے اجتہاد بود والمجتہد وان کان مخطیا لاموا خذۃ علیہ قال القاضی البیضاوی فی تفسیر قولہ تعالیٰ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم الآیۃ لولا حکم من اللہ سبق اثباتہ فی اللوح وھو ان لا یعاتب المخطی فی اجتہادہ یا آنکہ گوئم خطائی مجتہد ہم نزد خدائی عزوجل ہدایت است کما نقل زرین عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سالت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی اللہ الیّ یا محمد ان اصحابک عندی بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضہا اقوی من بعضٍ ولکل نور فمن اخذ بشیءٍ مما ھم علیہ فھو عندی علیٰ ھدی ثم قال اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم ۔ و حدیث حربک حربی تواند بود کہ نزد حضرت صدیقہؓ بثبوت نرسیدہ باشد یا مخصوص باشد ۔ بحرب مخصوص چہ تواند بود کہ اضافت برائے عہد باشد ۔

وایضاً از برائی ترویج کتب باطل خود و تزئیف کتب اہل سنت آوردہ اند کہ در کتب شیعہ چنیں است کہ در وقت حضور ابن ام مکتوم اعمی در خدمت حضرت پیغمبر علیہ السلام کسے از اہل آنحضرت جدو کرد حضرت پیغمبر ازیں معنی اعتراض فرمودند آں گفت یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایں شخص کور است آنحضرتؐ فرمود کہ تو کور نیستی ۔ و اہل سنت در کتب خود آوردند کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام عائشہؓ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روایت لاتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے کسی کو حضرت عائشہ رضہ سے زیادہ فصیح نہ پایا پس ہو سکتا ہے کہ عائشہ رضہ نے بعض اوقات یا بعض حالات میں کچھ منافع و مصالح کی بنا پر اپنے نکلنے کو اس حکم سے مخصوص کر لیا ہو اور اس میں کوئی قباحت نہیں اور اس پر کوئی طعن نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ اس کے ہم کہتے ہیں کہ آیت سے بظاہر بلا ستر و حجاب نکلنے سے ممانعت کا پتہ چلتا ہے چنانچہ بعد کا کلام ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ اس پر صاف دال ہے لیکن اگر ستر و حجاب کی پوری رعایت سے نکلا ہو تو وہ نہی سے خارج ہے۔

ظاہر ہے حضرت صدیقہ کا نکلنا اصلاح کے لیے تھا نہ لڑائی کے لیے محققین کی یہی تحقیق ہے۔ اور اگر لڑائی کے لیے بھی ہوتا جیسا کہ مشہور ہے تو اس میں بھی مضائقہ نہیں کیونکہ وہ اجتہاد کی بنا پر تھا نہ خواہش نفسانی کے باعث چنانچہ شارح مواقف آمدی سے نقل کرتے ہیں کہ جنگ جمل و صفین کے واقعات اجتہاد پر مبنی تھے اور مجتہد کو اپنے اجتہاد میں غلطی پر ہو اس پر گرفت نہیں، قاضی بیضاوی تفسیر آیۃ "لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم" کے ذیل میں کہتے ہیں کہ اگر لوح محفوظ میں، یہ حکم پہلے سے لکھا ہوا نہ ہوتا تو تم سب کو عذاب آن پکڑتا اور وہ لکھا ہوا یہ ہے کہ مجتہد کو اس کی اجتہادی غلطی پر سزا نہ دی جائیگی، بلکہ ہم کہتے ہیں کہ مجتہد کی غلطی خدا کے نزدیک ہدایت ہے جیسا کہ عمر بن الخطاب رضہ کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ میں نے اپنے رب سے اپنے بعد صحابہ کے اختلاف کے بارے میں سوال کیا تو جواب میں وحی آئی اے محمد تمہارے اصحاب میرے نزدیک آسمانی ستاروں کی مانند ہیں، بعض بعض سے قوی تر ہیں اگرچہ سب کے سب پر نور ہیں پس جس نے ان کے پاس سے کچھ لیا تو وہ ہدایت پر ہے۔ پھر کہا میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

رہی حدیث "حربک حربی" تو ہو سکتا ہے یہ حدیث حضرت صدیقہ رضہ کے نزدیک پایہ ثبوت تک نہ پہنچی ہو، یا کسی خاص لڑائی کے ساتھ مخصوص ہو کیونکہ ہو سکتا ہے (حربک) میں اضافت عہد کے لیے ہو (یعنی خاص فلاں لڑائی جو حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رابکتف مبارک خود برداشت تا تماشای حبشی کند کہ در کوچہ سازمی نواختند و بعد از مدتی فرمودہ یاحمیرا بس شدت تو بہ تماشا سیر شدی۔ این عمل را بکار ذال ناس نسبت نتواں کرد۔

پوشیدہ نماند نو اندکہ این واقعہ پیش از نزول آیت حجاب متحقق شدہ باشد و منع از حضور ابن ام مکتوم بعد از نزول آن۔ وہمچنیں تواند بود کہ آں لہو مشروع باشد نہ ممنوع چنانکہ در اخبار صحاح وارد است وعنقریب مذکور خواہد شد کہ حبشہ در مسجد حضرت پیغمبر صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نیزہ بازی میکردند وآں در رنگ تیراندازی است درحق آنکہ ہردو آلہ غزا وجہاد اند وتیراندازی مشروع است۔ کذا ھو مثلہ دیگر وقوع آں لہو در مسجد دلالت بر مشروعیت میکند کما لا یخفی۔ ولو سلم کہ بعد از نزول حجاب بودہ پس گوئم کہ حضرت صدیقہؓ دراں وقت صغیرہ بود نہ مکلفہ کما یفہم مما روی البخاری والمسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقوم علی باب حجرتی والحبشۃ یلعبون بالحراب فی المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی بردائہ لانظر الی لعبھم بین اذنہ وعاتقہ ثم اقول من اجلی یقوم حتی اکون انا التی انصرف فاقدرا الجاریۃ الحدیثۃ السن الحریصۃ علی اللھو ھذا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیؓ سے کہے گا وہ میرے ساتھ لڑائی کرے گا۔) (اعتراض شیعہ بر کتب اہل سنت)

نیز اپنی کتابوں کو رواج دینے اور کتب اہل سنت کو کمزور بنانے کے لیے شیعہ نے بیان کیا ہے کہ اہل تشیع تو یہ کہتے ہیں کہ جس وقت ابن ام مکتوم نابینا خدمت آنحضرتؐ میں تھے آپکی اہل حرم میں سے کسی کا گذر ہوا آنجنابؐ نے اس پر اعتراض فرمایا انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص تو اندھا ہے آنجنابؐ نے فرمایا کہ تم تو اندھی نہیں ہو اور داب ذرا دیکھو) اہل سنت اپنی کتابوں میں بیان کرتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے عائشہؓ کو اپنے شانہ مبارک پر اٹھایا تاکہ وہ اس جماعت کا تماشا دیکھیں جو گلی میں ساز نوازی کر رہی تھی پھر ایک مدت بعد فرمایا اے حمیرا، (لقب حضرت عائشہؓ) کیا تم تماشے سے سیر ہو گئیں۔ یہ فعل کی نسبت رذیل ترین انسان کی طرف بھی نہیں کر سکتے۔ (جواب)

پوشیدہ نہ رہے کہ ہو سکتا ہے یہ واقعہ آیت حجاب کے نزول سے پہلے کا ہو، اور ابن ام مکتوم سے پردہ کرنے کا حکم بعد کا۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ وہ کھیل جائز ہو اور ممنوع نہ ہو چنانچہ صحیح احادیث سے اس کی تائید بھی ملتی ہے جو عنقریب زیر تحریر آئیں گی کہ آنحضرتؐ کی مسجد میں نیزہ بازی ہوا کرتی تھی اور اس کی حیثیت تیراندازی کی سی ہے کیونکہ دونوں کتب جہاد کے آلے ہیں اور تیر اندازی لامحالہ مشروع ہے، تو ضرور نیزہ بازی بھی اسی شمار میں آئیگی۔ پھر مسجد میں اس کھیل کا کھیلا جانا اس امر کی صاف دلیل ہے کہ یہ کھیل جائز و مشروع تھا۔ اگر ہم تسلیم بھی کر لیں کہ یہ واقعہ بعد نزول آیت حجاب کا ہے تو ہم کو یہ کہنے کا حق ہے کہ اس وقت حضرت صدیقہؓ کم سن تھیں مکلفہ نہ تھیں (کہ پردہ کی ذمہ داری ان پر آتی) جیسا کہ بخاری و مسلم کی اس روایت سے ظاہر ہے جو وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ فرماتی ہیں البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ کے دروازہ پر کھڑے ہو جاتے اور حبشی لوگ مسجد میں کھیلتے ہوتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدانکہ در اصحاب کرام در آمدن و در میان ایشان حکمہا نمودن از کمال بے ادبی و فرط بے سعادتی است وطریق اسلم آنست کہ منازعات و اختلافاتی کہ درمیان ایشان واقع شدہ بعلم حق سبحانہ مفوض سازند وہمہ ایشان را جز بہ نیکی یاد نکنند وحب ایشان را حب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام دانند مَنْ اَحَبَّهُمْ فبحبی احبھم حدیث صحیح است۔

قال الشافعی وھو منقول عن عمر بن عبد العزیزؒ تلک دماءٌ طَهَّرَ اللہ عنہا ایدینا فلیطہر عنہا اَلسِنَتَنَا۔ اما چون شیعہ شنیعہ اصحاب را ببدی یاد میکنند و بسب و لعن ایشان جرأت مینمایند علماء اسلام را واجب و لازم است کہ رد آنہا نمایند و مفاسد ایشان را ظاہر سازند و ازیں قبیل است بعضی سخنان کہ ازیں حقیر دریں باب تحریر آمدہ چنانکہ ذکر یافتہ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ۔ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

ھذا ما تیسر لی فی رد ھم واظہار شناعتہم بعون اللہ سبحانہ وحسن توفیقہ ونسال اللہ سبحانہ ان یثبت قلوبنا علی دینہ ویوفقنا لمتابعۃ حبیبہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ولنختم الرسالۃ بالخاتمۃ الحسنۃ وذکرمناقب اھل البیت ومدائحھم وفضائلھم رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آنجناب مجھ کو اپنی چادر کے آڑ میں لے لیتے تاکہ میں حبشیوں کا کھیل آپ کے شانے اور کان کے درمیان سے دیکھوں پھر میں کہتی ہوں کہ آپ میری ہی وجہ سے کھڑے رہتے حتی کہ میں ہی واپس لوٹتی۔ لہذا اس سے اندازہ کیجیے ایک کمسن کھیل کی حریص لڑکی کے شوق کا۔

جان لیجیے کہ صحابہ کرام کے معاملات میں دخل دینا اور ان کے اختلافات میں فیصلہ کرنا حد درجہ کی بے ادبی اور انتہائی بدنصیبی ہے اس میں سلامتی کا پہلو یہ ہے کہ ان بزرگوں کے درمیان جو اختلافات اور جھگڑے رونما ہوئے ہیں ان سب کو حق سبحانہ کے علم کے سپرد کریں اور ان سب کو نیکی سے یاد کریں اور ان کے ساتھ محبت کو حضرت پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ محبت جانیں، جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہے "جس نے ان کے ساتھ محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت ہونے کی وجہ سے ان سے محبت کی"

شافعیؒ نے فرمایا اور یہ دراصل عمر بن عبدالعزیزؓ سے منقول ہے کہ ان صحابہ کے وہ خون ہیں جن سے اللہ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا، پس چاہیے کہ ہم ان سے اپنی زبان کو پاک رکھیں۔ لیکن چونکہ بد اصل شیعہ صحابہ کو برائی سے یاد کرتے ہیں اور ان پر سب ولعن کرنے کی جراءت کرتے ہیں اس لیے علمائے اسلام پر واجب ولازم ہے کہ ان کی پرزور تردید کریں اور ان کے مقاصد کو طشت از بام کریں چنانچہ اس حقیر کی چند باتیں جو تحریر میں آئی ہیں وہ اسی زمرہ کی ہیں جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔

اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر بھول جائیں ہم یا چوک جائیں اور اے ہمارے پروردگار نہ رکھ ہم پر بوجھ جیسا کہ رکھا تو نے ان پر جو ہم سے پہلے تھے اور اے ہمارے رب نہ اٹھوا ہم سے وہ چیز کہ نہ ہو طاقت ہم میں اس کی اور معاف کر ہم کو اور بخش کر ہماری اور رحم فرما ہم پر تو ہے ہمارا آقا پس مدد فرما ہماری قوم کافرین پر۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال اللہ سبحانہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیراً ۔ اکثر المفسرین علی انھا نزلت فی علی وفاطمہ والحسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم لتذکیر ضمیر عنکم وما بعدہ وقیل نزلت فی نسائہ صلی اللہ علیہ وسلم لقولہ تعالیٰ واذکرن ما یتلیٰ فی بیوتکن نسب الی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وقیل المراد النبی وحدہ ۔ واخرج احمد عن ابی سعید الخدری انھا نزلت فی خمس النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیؓ وفاطمہؓ وحسن والحسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۔ وذھب الثعلبی الی ان المراد من الاھل فی الآیۃ جمیع بنی ھاشم والمراد من الرجس الاثم والشک فیما یجب الایمان بہ وثبت فی بعض الطرق وتحریمھم علی النار ۔ وعن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما نزلت ھٰذہ الآیۃ نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَکُمْ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیاً و فاطمۃ وحسناً وحسیناً فقال اللّٰھم ھؤلاء اھل بیتی (مسلم) وعن المسور بن المخرمہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبھا اغضبنی وفی روایۃ یریبنی ما ارابھا ویؤذینی ما اذاھا (بخاری ومسلم) وعن ابی ھریرہ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من النہار حتی فاطمہ فقال اثم لکع اثم لکع یعنی حسنا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منھما صاحبہ فقال رسول اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ ہے جو کچھ مجھکو ان شیعوں کے رد میں میسر آ سکا اور ان کی برائی کے اظہار میں مہیا ہو سکا، اللہ کی توفیق اور اس کی مدد و معاونت کے طفیل ۔ اب ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم و ثابت رکھے اور اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی توفیق عنایت فرمائے اور اب اس رسالہ کو ہم اچھے خاتمہ سے ختم کرتے ہیں اور اہل بیتؓ کے مناقب و محاسن مدائح و فضائل بھی اس کے ساتھ ضم کرتے ہیں ۔

فرمایا اللہ سبحانہ نے اے اہل بیت تم کو اللہ تعالی نجاست سے پاک کرنا چاہتا ہے اور تم کو پاک کرے گا ۔ اکثر مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت علیؓ فاطمہؓ اور حسینؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اس میں ضمیر "عنکم" کی مذکر ہے اور جو بعد کی ضمیریں ہیں وہ بھی مذکر ہیں

یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ازواج مطہرات کے حق میں اتری ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے واذکرن مایتلی فی بیوتکن یعنی ان آیتوں کو یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں یہ تفسیر ابن عباسؓ کی طرف منسوب ہے بعض کا کہنا ہے کہ اس سے مراد صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں امام احمد نے ابی سعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت پانچ بندگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم علیؓ فاطمہؓ حسنؓ اور حسینؓ ثعلبی کہتے ہیں کہ آیت میں اہل سے مراد تمام بنی ہاشم ہیں رجس سے مراد گناہ اور ارکان ایمان میں شک کرنا ہے اور اسی روایت کے بعض طریقوں میں لیذھب عنکم الرجس سے مراد اہل بیت پر آگ کو حرام کرنا ہے ۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ جب آیت مباھلہ ندع ابناءنا وابناءکم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلے اللہ علیہ وسلم اللھم انی احبہ فاحبہ من یحبہ (بخاری ومسلم) وعن انس رضی اللہ عنہ قال لم یکن احد اشبہ بالنبی صلے اللہ علیہ وسلم من الحسن بن علی وقال الحسین ایضا کان اشبہم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بخاری) وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی تارك فیکم ماان تمسکتم لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علیّ الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما (ترمذی) وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی وفاطمۃ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم (ترمذی) وعن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ رضی اللہ عنہا فسالت ای الناس کان احب الی رسول اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجھا (ترمذی) وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان الحسن والحسین ھما ریحانی من الدنیا (ترمذی)

وعن علی قال الحسن اشبہ برسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ فاطمہؓ اور حسنؓ حسینؓ کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہؓ میرے گوشت کا ٹکڑا ہیں جس نے ان کو غصے کیا اس نے مجھ کو غصے کیا، اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جو چیز ان کو بے چین کرتی ہے وہ مجھکو بے چین و بے قرار کرتی ہے اور جو ان کو اذیت پہنچاتی ہے وہ مجھکو اذیت پہنچاتی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کے ایک حصہ میں باہر نکلا جب آپ حضرت فاطمہؓ کے گھر پہنچے تو فرمایا کیا یہاں لڑکا ہے کیا یہاں بچہ ہے یعنی حسنؓ تھوڑی ہی دیر گزری ہوگی کہ حسن دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کے گلے سے لپٹ گئے اور آپ بھی اسے لپٹ گئے پھر آپ نے فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور اس شخص سے بھی تو محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حسنؓ بن علیؓ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ کوئی شخص نہیں تھا اور حسینؓ کی نسبت بھی انسؓ نے کہا کہ وہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے۔ زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، کہ اگر تم ان کو مضبوط پکڑے رہے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے ان میں ایک چیز دوسری سے بڑی ہے ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے زمین تک ایک لٹکی ہوئی رسی ہے اور دوسری میری اولاد اور اہل بیت ہیں اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ حوض کوثر پر آئیں گی پس تم دیکھو میرے بعد تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو۔ انہیں زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ آنجناب نے فرمایا کہ جو علیؓ فاطمہؓ حسنؓ و حسینؓ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ما بين الصدر الى الراس والحسينؓ اشبه النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک (ترمذی)

وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحسن بن علی علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم الراکب ھو۔ (ترمذی)

وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ان الناس کانوا یتحرون بھدایاھم یوم عائشۃ یبتغون بذلک مرضاۃ رسول اللہ علیہ وسلم وقالت ان نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن حزبین حزب فیہ عائشۃؓ وحفصۃؓ وصفیۃؓ وسودۃؓ والحزب الآخر ام سلمۃؓ وسائر نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلم حزب ام سلمۃؓ فقلن لھا کلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکلم الناس فیقول من اراد ان یھدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیھدہ الیہ حیث کان فکلمتہ فقال لھا لا تؤذینی فی عائشۃ فان الوحی لم یاتنی وانا فی ثوب امراۃ الا عائشۃ قالت اتوب الی اللہ من اذاک یا رسول اللہ ثم انھن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے لڑنے میں اس سے لڑنے والا ہوں اور جو شخص ان سے مصالحت رکھے، میں اس سے مصالحت رکھنے والا ہوں۔ جمیع بن عمیر رض کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ عائشہ رض کی خدمت میں حاضر ہوا پس میں نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سب میں کون زیادہ عزیز ہے انہوں نے کہا کہ فاطمہ رض پھر میں نے پوچھا اچھا مردوں میں کون سب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا ان کے شوہر (علی رض)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنجناب ؐ نے فرمایا حسن رض وحسین رض دنیا کے دو پھول ہیں۔ حضرت علی رض کہتے ہیں کہ حسن رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سینہ سے سر تک سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور حسین رض جسم کے زیریں حصہ میں آنجناب ؐ سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔

ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علی رض کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ اے بچے تو بڑی اچھی سواری پر سوار ہے نبی صلعم نے فرمایا وہ سوار بھی تو بہت اچھا ہے۔

عائشہ رض فرماتی ہیں کہ لوگ ہدیے بھیجنے کے لیے اس دن کے انتظار میں رہتے جبکہ آپ میرے ہاں ہوتے اور اس سے محض آنجناب ؐ کی خوشنودی مقصود ہوتی، فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے ایک گروہ میں عائشہ رض حفصہ رض۔ صفیہ رض اور سودہ رض تھیں، اور دوسرے گروہ میں ام سلمہ رض اور سب بیویاں تھیں۔ پس ام سلمہ رض کے گروہ نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلعم سے کہیں کہ آنجناب لوگوں سے فرمادیں کہ جو شخص بھی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے وہ پیش کر دے۔ خواہ آپ کسی بھی بیوی کے ہاں تشریف رکھتے ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دعون فاطمة فارسلن الی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فکلمتہ فقال
یا بنیۃ الا تحبین ما احب قالت
بلی قال فاحبی ھذہ۔

(بخاری ومسلم)

وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
قالت ما غرت علی احد
من نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما
غرت علی خدیجۃ وما رأیتہا
ولکن کان یکثر ذکرھا وربما
ذبح الشاۃ ثم یقطعہا اعضاءً ثم
یبعثہا فی صدائق خدیجۃ فربما
قلت لہ کانہ لم تکن فی الدنیا
امرأۃ الا خدیجۃ فیقول انہا کانت
وکانت وکان لی منہا ولدٌ۔ (بخاری ومسلم)

وعن ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ
عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم العباس منی وانا منہ (ترمذی)

وعنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم من
نعمہٖ فاحبونی لحب اللہ واحبوا اھل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپؐ نے جواب دیا کہ مجھ کو عائشہؓ کے بارے میں مت ستاؤ اس لیے کہ وحی میرے پاس کسی عورت کے لحاف میں نہیں آتی سوائے عائشہؓ کے اس پر حضرت ام سلمہؓ بولیں یا رسول اللہ میں اللہ سے توبہ کرتی ہوں کہ میں آپ کو تکلیف پہنچاؤں پھر ام سلمہؓ کے گروہ نے مطلب براری میں حضرت فاطمہؓ کو واسطہ ڈال کر ان کو آنجنابؐ کے پاس بھیجا انھوں نے آنجنابؐ سے اس بارہ میں بات چیت کی آنجنابؐ نے فرمایا، اے بیٹی کیا تم اس سے محبت نہیں رکھتیں جس سے میں محبت رکھتا ہوں۔ انھوں نے کہا بیشک۔ آپؐ نے فرمایا بس تو تم عائشہ سے محبت رکھو۔

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے کسی بھی بیوی پر اس قدر رشک نہیں ہوتا تھا جس قدر حضرت خدیجہؓ پر ہوتا تھا حالانکہ میں نے ان کو دیکھا بھی نہیں تھا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اکثر و بیشتر یاد فرمایا کرتے تھے اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے گوشت کے ٹکڑے کرکے حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیجتے اور بہت دفعہ میں کہہ دیا کرتی کہ آپ کے نزدیک سوائے خدیجہؓ کے دنیا میں کوئی عورت ہی نہیں اس کے جواب میں آپؐ فرماتے خدیجہؓ ایسی تھیں ایسی تھیں اور ان کے بطن سے میری اولاد ہے۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم عذاب سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیتی لحبّی ۔ (ترمذی)

وعن ابی ذرؓ انہ قال وھو آخذ بباب الکعبۃ سمعنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا ان مثل اہل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا ومن تخلف عنہا ھلک (احمد) فلیکن ھذا آخر الرسالۃ

الٰہی بحق نبی فاطمہ کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول من و دست و دامان آلِ رسول

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اللھم اغفرلی ولوالدی بحق النبی العربی واھل بیتہ واحسن الیھما والی بحرمۃ جمیع احباب الحضرۃ المدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واھل بیتہ وسلم وبارک

الحمد للہ سبحانہ علی الاختتام والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ محمد النبی الامی سید الانام الی یوم القیام ۔

تمت بالخیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس لیے محبت کرو کہ وہ غذا اور اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور مجھ سے اس لیے محبت کرو کہ تم خدا سے محبت رکھتے ہو اور میرے اہل بیت کو میری محبت کی وجہ سے محبوب رکھو۔ ابوذرؓ کعبہ کے دروازہ کو پکڑے ہوئے کہتے تھے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے اہل بیت تمہارے لیے نوحؑ کی کشتی کے مانند ہیں جو شخص اس کشتی میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو کشتی میں سوار ہونے سے پیچھے رہگیا وہ ہلاکی کا لقمہ ہوا۔ بس رسالہ اسی پر ختم ہوتا ہے۔

اے میرے معبود نبی فاطمہ کے طفیل ایمان پر میرا خاتمہ کر۔

اگر میری دعا قبولیت کو نہ پہنچی تو میں آل رسول کا دامن تھام لوں گا

سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور سلام اس کے برگزیدہ بندوں پر

اے اللہ نبیؐ عربی اور اہل بیت کے صدقہ میں میری اور میرے والدین کی بخشش فرما اور تمام احباب سردار مدینہ صلعم اور ان کے اہل بیت کے طفیل میرے والدین اور مجھکو احسان سے نواز۔ اب خاتمہ پر ساری تعریف اللہ کے لیے اور صلوٰۃ والسلام اس کے حبیب محمد نبی امی پر جو قیامت تک کے لوگوں کے لیے سردار و آقا ہیں۔

تمت بالخیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعلیقات

این رسالۂ انیقہ کہ از تصنیفاتِ امام ربّانی مجدّدِ الفِ ثانی قدس سرّہ (۹۷۱ھ تا ۱۰۳۴ھ) ہست، اوّلاً درخاتمۂ مکتوباتِ شریفۂ آنحضرت (کہ از لکھنؤ نشر یافتہ) مشمول بود و ہرگاہ کہ کم یاب بود این بندۂ ناچیز در ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء از رام پور مع ترجمۂ اردو شائع کردہ ام وحالا (از سعیِ برادرِ روحانی عبدالغفار میمن صاحب) اشاعت پذیر شود۔

مولانا محمد ہاشم کشمی رح در بابِ این رسالہ، در زبدۃ المقامات (مطبوعۂ لکھنؤ ۱۳۰۷ھ - صفحہ ۱۳۱) گفتہ است:۔ " اربابِ تشیع درآن بلاد در غایتِ حشمت وجاہ بودند و بہ سلطان (اکبر) تقربِ تمام داشتند و سلطان نیز مذہب دین و اربابِ دین در نہایت عداوت بود ولیکن از جوشِ غیرتِ اسلام کہ حضرت ایشان رح را حضرتِ حق سبحانہ عطا فرمودہ بود ملاحظۂ این وآن درخاطرِ شان خطور نمی بود۔" حضرت امام ربّانی قدس سرّہ ہم گفتہ اند کہ " چون درین ایام رسالۂ کہ شیعہ در وقتِ محاصرۂ مشہد بعلماء ماوراء النہر نوشتہ بودند درجوابِ رسالۂ آنہا در بابِ تکفیرِ شیعہ واباحۂ قتل و اموال آنہا مسلمانان را بود باین حقیر قلیل البضاعۃ رسید..." - این محاصرۂ مشہد وسبزوار بدستِ والیِ توران اعنیٰ عبدالمؤمن خان ابن عبداللہ خان ازبک (م ۱۰۰۶ھ) در ۱۰۰۱ھ روی نمودہ بود، پس قیاس است کہ حضرت مجدّد رحمۃ اللہ علیہ این رسالہ را ہم درآن سال تصنیف فرمودہ بودند۔

درین رسالہ فرقہ ہای اہلِ تشیع بدین گونہ مذکور اند:۔

(۱) سبائیہ (ص۸) - (۲) کاملیہ (ص۸) - (۳) بیانیہ (ص۸) - (۴) مغیریہ (ص۸) - (۵) جناحیہ (ص۸) - (۶) منصوریہ (ص۸) - (۷) خطابیہ (ص۱۰) (۸) غرابیہ (ص۱۰) -

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۹) ذمیه (ص۱۳) - (۱۰) یونسیه (ص۱۳) - (۱۱) مفوضه (ص۱۳) - (۱۲) اسمٰعیلیه (ص۱۳) -
(۱۳) زیدیه (ص۱۶) - (۱۴) امامیه (ص۱۶) - وغیرهم (بجمعهم) -
بعد ازان ، جوابهاے اعتراضات اہلِ تشیع آغاز نماید و دلائل خمسہ علماے ماوراء النہر
(در ردّ آن فرقہ ہا) ہم بیان شود - یعنی از صفحات ۲۰-۴۴-۵۴-۵۶-۶۶ آن
دلائل را توشیح و تائید کردہ شود - و در آخرِ این رسالہ ، مناقب اہلِ بیت (رضوان اللہ
علیہم) ہم مندرج است کہ سیزدہ باشد -
در رسالۂ ہذا چنانکہ از مولانا[1] محبوب الٰہی مدظلہ مستفاد می شود ، این اضافہ بعد از سطر ۸ -
صفحہ ۴ ، کردہ می آید : —
دیارِ ہندوستان ہرچند از سائر ممالک در اسلام متأخر است وازاصحاب کرام رضی
ہیچ یکے باین اقلیم تشریف نیاوردہ اند امّا ازان آوان کہ اسلام درآنجا ظاہر شدہ است
و سلاطینِ اسلام استیلا یافتہ اند و مشائخِ عظام و اولیاے کرام از اطراف و جوانب
تشریف آوردہ اند ، معالمِ دین و اعلامِ اسلام زمان زمان در تزاید و ترقی است
و بر سائر ممالک بہ یک جہت بلکہ بوجوہ مزیّت و فضیلت دارد کہ تمام سکان آن
از اہلِ اسلام بر عقیدۂ حقہ اہلِ سنت و جماعت اند و نشانے از اہلِ بدعت و ضلالت
در آن دیار پیدا نیست و طریقۂ مرضیۂ حنفیہ دارند حتی کہ بالفرض شخصے را کہ مذہبِ
شافعی یا حنبلی داشتہ باشد طلب دارند نیابند و ہرچند این مذاہب از اہلِ حق اند امّا
اہلِ ہوا و بدعت را گریزگاہ اند و حضرت خواجہ خسرو علیہ الرحمۃ و الرضوان
در ملکِ ہندوستان می فرماید : — (نظم)

خوشا ہندوستان رونق دین - شریعت را کمال و عز و تمکین
ز بر دستانِ ہندو گشتہ پامال - فرودستان ہمہ در دادنِ مال
بدین عزت شدہ اسلام منصور - بدان خواری سرانِ کفر مقہور
بذمت گر نبودے رخصتِ شرع - نماندے نامِ ہندو زاصل تا فرع
ز غزنین تا لبِ دریا درین باب - ہمہ اسلام بینی بر یکے آب
نہ ترسائی کہ از نا ترس کاری - نہد بر بندہ داغ کردگاری
نہ از جنسِ جہودان جنگ و جوریست - کہ از قرآن (کنند) دعوی بہ توریت
نہ مُغ کز طاعتِ آتش شود شاد - ازو با صد زبان آتش بفریاد
مسلمانانِ نعمانی روشِ خاص - ز دل ہر چار آئین را باخلاص
نہ کین با شافعی نے مہر با زید - جماعت را و سنت را بجان صید

[1] مولانا موصوف نے این رسالہ را از نو تحریر کردہ است

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ اہلِ اعتزالی کز فنِ شوم - ز دیدارِ خدا گردید محروم
نہ رفضے تا رسد زان مذہبِ بد - جفاے بر وفاداران احمدؐ
نہ آن سگ خارجی کز کینہ سازی - کند با شیرِ حق علیہ روباہ بازی
زہے ملکِ مسلمان خیز و دین جو - کہ کاہی نیز سُنّی خیزد از جو

تا قریب پانصد سال بر ہمین صرافت ولطافت بود تا آنکہ در زمانِ خاقانِ اعظم عبداللہ خان، شیعہ کہ درآن دیار غلبہ وشیوع پیدا کردہ بودند بعضے بقتل رسیدند وبعضے جلاے وطن شدہ بہ ہند آمدند وبحکام وسلاطین آن جا تقریب نمودہ بعضے جہّال را بمقدماتِ مزخرفہ ومغالطاتِ زراندودہ اغوا نمودند وازراہ بردند وبرخفتہ وفساد در اقلیمِ خراسان تسکین یافت ومسلمانان از شرارتِ آنہا وارستند، اما از قدومِ بدیمنِ آن بدکیشان در دیارِ ہند، مسلمانان را فتورِ عظیم واقع شدو فتنہ از سر پیدا گشت۔

ایضاً منقول است کہ بزرگے ہموارہ دعا می کرد، الٰہی اہلِ خراسان را بجمعیت نگاہ دار وازتفرقہ امان بخش۔ مریدان از کمالِ تعجب پرسیدند کہ یا شیخ این چہ دعاست کہ درحقِ آن بے دولتان می کنید۔ فرمود کہ تفرقۂ ایشان موجب ضلالت وتفرقۂ عالم است وایقاظ فتنہ نائم۔

(بعدازین عبارت، از سطر ۹ صفحہ ۱۷، آغاز نمائید ــ ... کہ چون درین ایام ...)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

... id-i Ehl-i Sünnet) kitâbı farsça olarak ... ılmışdır. İçinde arapça parçalar da var... r. Osmanlıca ve türkçe hiç yoktur. Bu kitâb Eshâb-ı kirâmın ve Ehl-i beytin büyük... lerini, üstünlüklerini bildirmekdedir.

Işık Kitâbevi

Price : **6** TL.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

... id-i Ehl-i Sünnet) kitâbı farsça olarak ...mışdır. İçinde arapça parçalar da var... r. Osmanlıca ve türkçe hiç yoktur. Bu kitâb Eshâb-ı kirâmın ve Ehl-i beytin büyüklüklerini, üstünlüklerini bildirmekdedir.

Işık Kitâbevi

Price : **6** TL.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تائیدِ اہلِ سنّت

اعنی

حضرت امام ربّانی مجدّد و منوّر الفِ ثانی سرہندی قدس سرہ

مرتّبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

ایم اے۔ ایل ایل بی۔ پی ایچ ڈی۔ ڈی لٹ

صدر شعبۂ اردو۔ سندھ یونی ورسٹی۔ حیدرآباد

قد اعتنی بطبعه طبعة جديدة بالأوفست

حسين حلمي بن سعيد استانبولي

IŞIK KİTÂBEVİ

Dârüşşefeka Cad. No: 72

P.K. 35. Fâtih - İstanbul

Telefon : 21 82 27

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari